باب 2: اقتصادی نمو

جڑواں خساروں میں اعتدال کی بدولت پاکستانی معیشت فروری 2020ء میں مستحکم بحالی کی راہ پر گامزن تھی۔ تاہم اس نمو پذیر بحالی کو ملک میں کورونا وائرس کے غیرمتوقع پھیلاؤ نے متاثر کیا۔ حکومت کی جانب سے نافذ کردہ سخت لاک ڈاؤن سے وائرس کا پھیلاؤ قابل انتظام حدود تک لانے میں مدد ملی ، لیکن اس نے معاشی سرگرمیوں پر شدید دباؤ ڈالا۔ سب سے زیادہ متاثرہ شعبوں میں اشیا سازی ، ٹرانسپورٹ اور تجارت شامل تھے۔ اس کے مقابلے میں زرعی شعبہ میں فصلوں کی پیداوار وبا سے کافی حد تک محفوظ رہی کیونکہ ملک بھر میں کورونا وائرس کا پھیلاؤ شروع ہونے کے وقت اہم فصلوں کی کٹائی کا کام تقریباً مکمل ہو چکا تھا۔ معیشت کی بحالی کی غرض سے حکومت نے کچھ پابندیوں میں نرمی کر دی اور جون 2020ء میں اسمارٹ لاک ڈاؤن اختیار کیا۔ اس سے قطع نظر ، اس وقت تک معاشی نمو متاثر ہو چکی تھی کیونکہ مالی سال 20ء میں پاکستان کی جی ڈی پی کی نمو میں 0.4 فیصد کمی ہوئی ، اس طرح ملک کو مالی سال 52ء کے بعد پہلی مرتبہ منفی معاشی نمو کا سامنا کرنا پڑا۔

2 اقتصادی نمو

2.1 جی ڈی پی کی نمو

گذشتہ 68 برسوں میں ہر سال معاشی نمو حاصل کرنے کے بعد معیشت نے پہلی بار مالی سال 20ء میں سالانہ کمی درج کی (**شکل 2.1**)۔ مالی سال 19ء میں دہائی کی کم ترین شرحِ نمو حاصل کرنے کے بعد جب معیشت مالی سال 20ء میں داخل ہوئی تو وہ مالیاتی یکجائی، سخت زری پالیسی اور مارکیٹ پر مبنی شرح مبادلہ کے نظام کے زیر اثر تھی۔ تاہم مالی سال کے وسط تک بعض معاشی اظہاریوں میں کمی، خصوصاً برآمدی نوعیت کے شعبوں میں، نچلی ترین سطح تک پہنچنے کی علامات کی عکاسی کر رہی تھی۔ یہ بحالی کا وہ ابتدائی مرحلہ تھا، جب معیشت کورونا وائرس کی عالمی وبا سے متاثر ہوئی۔

کورونا وائرس کا منفی معاشی دھچکا مقامی نوعیت کا نہیں تھا۔ یہ وبائی مرض پوری دنیا میں پھیل گیا اور ملکوں کی اکثریت نے اس کا پھیلاؤ روکنے کے لیے لاک ڈاؤن نافذ کیا۔ اس "عظیم لاک ڈاؤن" کے نتیجے میں دنیا بھر میں معاشی سرگرمیاں تعطل کا شکار ہو گئیں۔ آئی ایم ایف کے عالمی معاشی امکانات میں اکتوبر 2019ء تا جون 2020ء کی نمو کی پیش گوئیوں میں کورونا وائرس کے اثرات کو واضح طور پر اجاگر کیا گیا ہے (**جدول 2.1**)۔ پاکستان کے معاملے میں مالی سال 20ء کی پیش گوئیاں 2.4 فیصد کی مثبت نمو سے گر کر 0.4 فیصد سکڑاؤ پر منتج ہوئیں۔

معیشت میں اخراجات کے تناظر میں دیکھا جائے تو مالی سال 20ء کے دوران سرکاری اور نجی صرف مجموعی طور پر گذشتہ برس کی نسبت جی ڈی پی فیصد کے لحاظ سے 2.9 فیصدی درجے کمی کے ساتھ 91.6 فیصد پر آ گیا، جس کا اہم سبب گھرانوں کے صرف میں کمی تھی۔ معاشی استحکام کے اقدامات اور کورونا لاک ڈاؤن کے نتیجے میں صارفی طلب کم ہونے سے نجی صرف میں کمی متوقع تھی۔ دوسری جانب حکومتی اخراجات میں قابل ذکر اضافے سے جی ڈی پی میں اس کا حصہ بڑھ گیا۔[1] یہ اضافہ خصوصاً کورونا وائرس سے متعلق صحت کے شعبے اور

جدول 2.1: مالی سال 20ء کے لیے آئی ایم ایف کی پیش گوئیاں

فیصد

	مالی سال 20ء کی پیش گوئیاں		فرق بتاریخ
	اکتوبر 19ء	جون 20ء	اکتوبر 19ء
عالمی پیداوار	3.4	−4.9	−8.3
ترقی یافتہ معیشتیں	1.7	−8.0	−9.7
امریکہ	2.1	−8.0	−10.1
یورو کا علاقہ	1.4	−10.2	−11.6
جاپان	0.5	−5.8	−6.3
برطانیہ	1.4	−10.2	−11.6
کینیڈا	1.8	−8.4	−10.2
دیگر ترقی یافتہ معیشتیں	2.0	−4.8	−6.8
ابھرتی منڈیاں اور ترقی پذیر معیشتیں	4.6	−3.0	−7.6
ابھرتا ہوا اور ترقی پذیر ایشیا	6.0	−0.8	−6.8
چین	5.8	1.0	−4.8
بھارت*	7.0	−4.5	−11.5
آسیان-5	4.9	−2.0	−6.9
ابھرتا ہوا اور ترقی پذیر یورپ	2.5	−5.8	−8.3
روس	1.9	−6.6	−8.5
لاطینی امریکہ اور جزائر غرب الہند	1.8	−9.4	−11.2
برازیل	2.0	−9.1	−11.1
میکسیکو	1.3	−10.5	−11.8
مشرق وسطیٰ اور وسطی ایشیا	2.9	−4.7	−7.6
سعودی عرب	2.2	−6.8	−9.0
پاکستان*	2.4	−0.4	−2.8
ذیلی صحارا افریقہ	3.6	−3.2	−6.8
نائجیریا	2.5	−5.4	−7.9
جنوبی افریقہ	1.1	−8.0	−9.1

*پاکستان اور بھارت کی پیش گوئیاں مالی سال کی بنیاد پر دی گئی ہیں۔

ڈیٹا کا ماخذ: عالمی زری فنڈ، عالمی معاشی امکانات، اکتوبر 2019ء، اپریل 2020ء اور جون 2020ء اپڈیٹ۔

مزید تفصیلات کے لیے رجوع کیجیے:

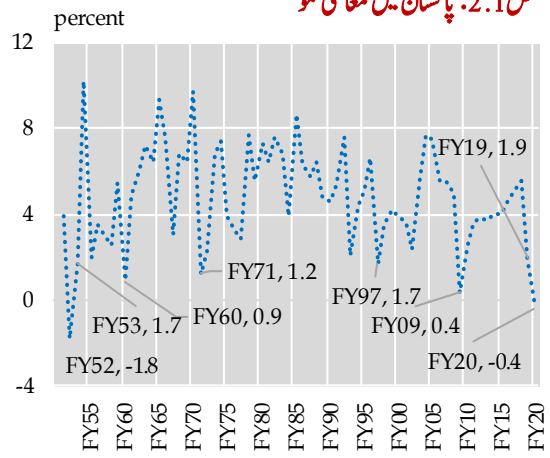
https://www.imf.org/en/Publications/WEO

[1] جی ڈی پی کے فیصد کے لحاظ سے نجی صرف مالی سال 19ء کے 82.9 فیصد سے گر کر مالی سال 20ء میں 78.5 فیصد ہو گیا۔ حکومتی اخراجات جی ڈی پی کے فیصد کے لحاظ سے مالی سال 19ء کے 11.7 فیصد سے بڑھ کر مالی سال 20ء میں 13.1 فیصد پر آ گئے۔

معاشی لحاظ سے کمزور طبقے کی اعانت کے لیے ضروری تھا۔ کورونا وائرس کے بعد کی مدت میں بحالی کی رفتار میں تیزی لانے کے لیے حکومت نے فوری اقدامات کیے اور معیشت کے مختلف شعبوں خصوصاً تعمیرات کی صنعت کے لیے، جس میں محنت کشوں کی بہت ضرورت ہوتی ہے، ریلیف پیکیجز کا اعلان کیا گیا، جن کے تحت نمو کی بحالی میں مدد دینے کے لیے بعض معاشی ترغیبات دی گئیں جن میں کیپٹل گین ٹیکس کو حقیقت پسندانہ بنانا، منصوبوں کی منظوری کے اوقات میں کمی، ہاؤسنگ فنانس وغیرہ پر زراعانت شامل ہیں۔

مزید برآں، مالی سال 20ء میں سرمایہ کاری بلحاظ جی ڈی پی فیصد 0.2 فیصدی درجوں کی مزید کمی کے بعد جی ڈی پی کے 15.4 فیصد تک پہنچ گئی۔ پاکستان کی ممکنہ معاشی نمو کے راستے میں حائل ایک مستقل ساختی رکاوٹ سرمایہ کاری کی کم شرحوں کے اثرات ہیں (**باکس 2.1**)۔

شکل 2.1: پاکستان میں معاشی نمو

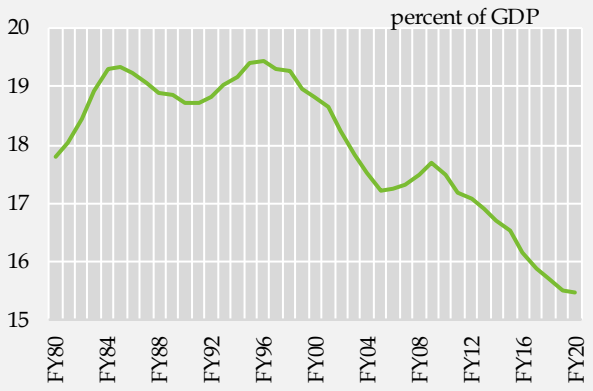


Source: Pakistan Bureau of Statistics

باکس 2.1: کم سرمایہ کاری پائیدار معاشی نمو کے راستے میں ایک مستقل رکاوٹ رہی ہے

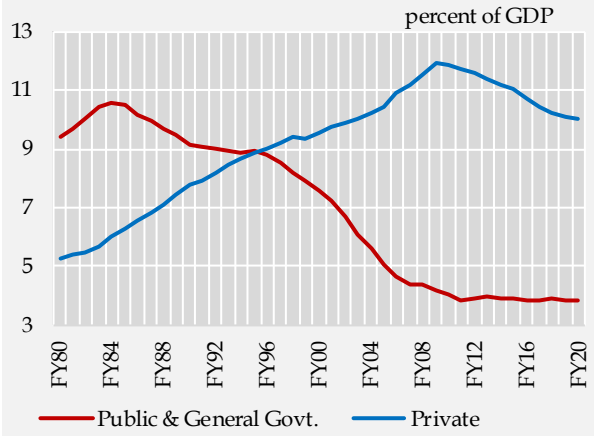
گذشتہ چند دہائیوں کے دوران پاکستان میں سرمایہ کاری کی شرح کم ہوئی ہے (**شکل 2.1.1الف**)۔ اس کی موجودہ سطح متعدد ابھرتی معیشتوں کے مقابلے میں مطلق اور اضافی دونوں لحاظ سے کم ہے۔[2] پاکستان میں سرمایہ کاری میں کمی کے نتیجے میں پاکستان کی معیشت معاشی نمو کے تیزی اور مندی پر مبنی چکروں کے مقابلے میں زیادہ کمزور ہو چکی ہے کیونکہ معاشی نمو میں بیشتر تیزی کی مالکاری بیرونی رقوم کے بجائے ملکی بچت سے کی گئی ہے۔

شکل 2.1.1الف: مجموعی سرمایہ کاری (سالانہ، دس سالہ ماہانہ اوسط)



Source: Pakistan Bureau of Statistics

شکل 2.1.1ب: نجی بمقابلہ حکومتی سرمایہ کاری (سالانہ، دس سالہ ماہانہ اوسط)



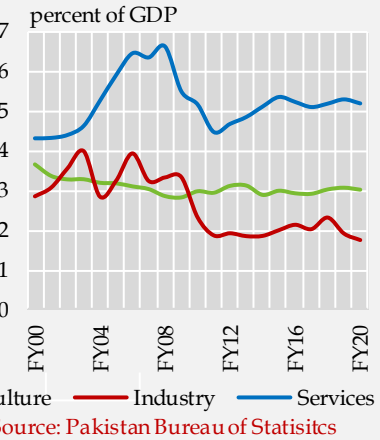
قومی کھاتوں کے بغور جائزے سے پتہ چلتا ہے کہ نجی سرمایہ کاری میں بتدریج اضافہ ہو رہا تھا لیکن وہ گذشتہ دہائی میں اپنی رفتار برقرار نہیں رکھ سکی (**شکل 2.1.1ب**)۔ نجی شعبے کی جانب سے سرمایہ کاری سے گریز کا رویہ صنعتی شعبے میں زیادہ نمایاں ہے، جس میں گذشتہ 10 برسوں میں اوسطاً جی ڈی پی کے صرف 2 فیصد تک سرمایہ کاری ہوئی جبکہ زرعی شعبے میں 3 فیصد سرمایہ کاری کی گئی جبکہ دونوں کا جی ڈی پی میں حصہ یکساں ہے (**شکل 2.1.2الف**)۔ مجموعی طور پر سرمایہ کاری کے لیے ناسازگار ماحول – جس کی اہم خصوصیات میں معاشی عدم استحکام، غیر ہم آہنگ شرح مبادلہ، بچت کی کم شرح، ایک بڑے

[2] عالمی بینک کے مطابق 2010ء تا 2019ء کی مدت میں ابھرتی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں (128 ممالک) میں جی ڈی پی فیصد کے لحاظ سے خام تشکیل سرمایہ کی اوسط تقریباً 25.4 فیصد تھی۔ حتیٰ کہ جنوبی ایشیائی ممالک (افغانستان، بنگلہ دیش، بھوٹان، بھارت، نیپال، پاکستان، سری لنکا، مالدیپ کا ڈیٹا دستیاب نہیں) کے ایک چھوٹے نمونے میں سرمایہ کاری اور جی ڈی پی کے تناسب کی اوسط 32.5 فیصد ہے تاہم خطے میں پاکستان کا تناسب کم ترین سطح پر ہے۔

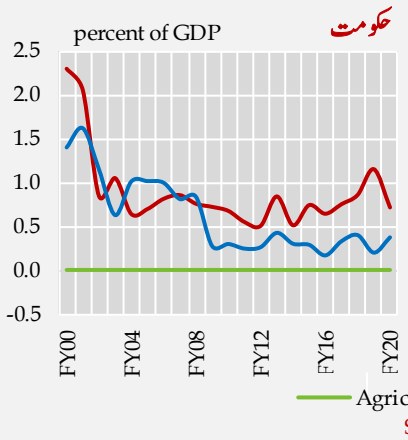
بے ضابطہ شعبے کی موجودگی اور انفراسٹرکچر رکاوٹیں شامل ہیں، جو ملک میں سرمایہ کاری کی سست سرگرمی کا اہم سبب ہیں۔ مزید برآں، کاروبار کرنے میں آسانی کے لحاظ سے درپیش چیلنج– خصوصاً، معاہدوں کے نفاذ، توانائی کی قابل بھروسہ اور سستی رسد، آپریشنل سہولت کاری، ٹیکسوں کا ڈھانچہ، انسانی سرمائے کی پست سطح اور مالیات تک محدود رسائی شامل ہیں– بھی پاکستان میں سرمایہ کاری سرگرمیوں کی نامناسب سطح کا سبب ہیں۔[3] اس ضمن میں کاروبار کرنے میں آسانی کے لحاظ سے پاکستان کی درجہ بندی میں حالیہ بہتری خوش آئند ہے، اور ملک میں پیداواری سرگرمیوں کو متوجہ کرنے کے لیے انہیں اس میں بہتری لانے کی ضرورت ہے۔[4]

مزید برآں، حکومتی سرمایہ کاری کا حصہ بھی 1980ء کی دہائی کے تقریباً 10 فیصد سے گر کر 2010ء کی دہائی میں اوسطاً 4 فیصد سے کم رہ گیا ہے۔ اگرچہ گذشتہ برسوں میں زرعی شعبے میں حکومتی سرمایہ کاری کی سطح پست رہی ہے تاہم صنعت اور خدمات کے شعبوں میں قابل ذکر کمی دیکھنے میں آئی ہے (**شکل 2.1.2ب**)۔ مجموعی طور پر خدمات کے شعبے میں حکومتی سرمایہ کاری میں کمی کی تلافی کسی حد تک نجی شعبے کی جانب سے سرمایہ کاری میں اضافے سے ہوئی ہے (**شکل 2.1.2ج**)۔ تاہم صنعتی شعبے کے لیے یہ بات نہیں کہی جاسکتی جسے سرکاری اور نجی منتظمین دونوں کی جانب سے بہت کم توجہ دی گئی ہے، جو اس کی طویل مدتی نمو کے امکانات میں رکاوٹ ہے۔

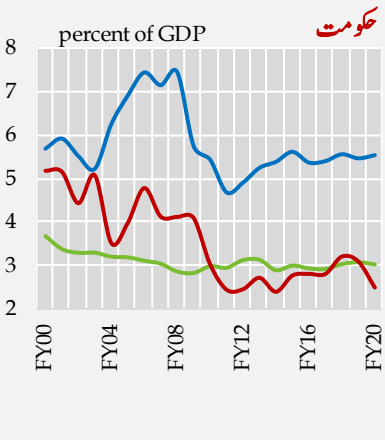
شکل 2.1.2 الف: نجی سرمایہ کاری



شکل 2.1.2 ب: سرکاری سرمایہ کاری علاوہ عمومی حکومت



شکل 2.1.2 ج: مجموعی سرمایہ کاری علاوہ عمومی حکومت



Source: Pakistan Bureau of Statisitcs

معیشت میں سرمایہ کاری اور جی ڈی پی کا گرتا ہوا تناسب ٹھوس پالیسی توجہ کا متقاضی ہے۔ یہ کمی پالیسی سازوں کے لیے تشویش کا باعث ہونی چاہیے کیونکہ سرمایہ کاری سے معاشی نمو کو تقویت ملتی ہے، جس سے بڑھتی ہوئی آبادی کے لیے روزگار کے مواقع پیدا ہوتے ہیں۔[5] مالیاتی شعبے کی مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت مختلف ترغیباتی اور ضروری ضوابط کے ذریعے نجی شعبے کو اس میں شریک کرسکتی ہے۔ پالیسی اقدامات کا مقصد نجی شعبے کو سرمایہ کاری کرنے کی حوصلہ افزائی کے ساتھ ساتھ سرکاری و نجی شراکت داریوں جیسے بندوبست میں شرکت پر آمادہ کرنا ہونا چاہیے۔

ملکی طلب میں اعتدال نے بیرونی شعبے کا عدم توازن کم کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ حقیقی لحاظ سے (مالی سال 06ء کی ساکن قیمتوں پر) مالی سال 20ء کے دوران درآمدات میں 11.1 فیصد کمی ہوئی جبکہ اس کے مقابلے میں مالی سال 19ء میں 4.3 فیصد نمو ہوئی تھی (**شکل 2.2**)۔ دوسری جانب اشیا و خدمات کی برآمدات میں حقیقی لحاظ سے معمولی اضافہ دیکھا گیا۔ کورونا وائرس کے ملکی اور عالمی سطح پر منفی اثرات کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ کارکردگی متاثرکن تھی (**باب 6**)۔ ان پیش رفتوں کو جزوی طور پر مارکیٹ پر مبنی شرح مبادلہ کے نظام پر منتقلی سے منسوب کیا جاسکتا ہے، جو معاشی استحکام پروگرام کا ایک اہم جزو رہا ہے۔

آخر میں، کورونا وائرس کے دھچکے نے معیشت میں رسد کے شعبے کو شدید متاثر کیا۔ صنعت اور خدمات کے شعبے دشوار کاروباری ماحول سے ہم آہنگ نہیں ہو سکے، خصوصاً نقل و حرکت پر پابندیوں کی وجہ سے جو مارچ تا جون مالی سال 20ء میں بڑی حد تک نافذ رہیں۔ کورونا وائرس سے پیدا ہونے والی

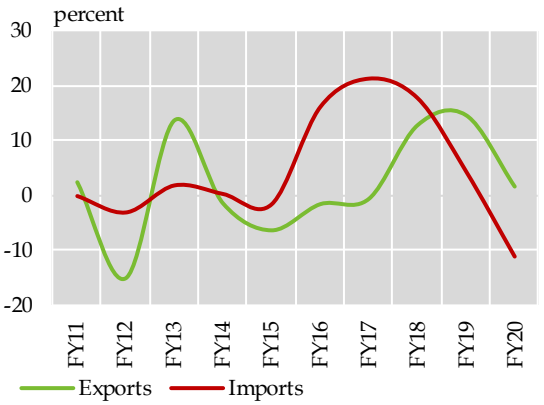
[3] ماخذ: باب 7، پاکستان میں سرمایہ کاری کو محدود کرنے والے عوامل: کلی معاشیات سے آگے، اسٹیٹ بینک کی سالانہ رپورٹ برائے مالی سال 19ء، پاکستانی معیشت کی کیفیت۔

[4] عالمی بینک کی کاروبار کرنے میں آسانی سے متعلق بزنس رپورٹ 2020ء میں پاکستان کی درجہ بندی 108 ویں نمبر پر کی گئی جبکہ اس سے قبل یہ 136 ویں نمبر پر تھی۔

[5] پاکستان اقتصادی سروے مالی سال 20ء کے مطابق ملک میں آبادی کی موجودہ شرح نمو 1.94 فیصد ہے اور اقوام متحدہ کے تخمینوں کے مطابق 2030ء تک مجموعی آبادی بڑھ کر 263 ملین تک پہنچنے کی توقع ہے۔

صورت حال سے قبل صنعتی شعبے خصوصاً بڑے پیمانے کی اشیا سازی نے برآمدی نوعیت کی صنعتوں کے بل بوتے پر بحالی کی ابتدائی علامات ظاہر کرنا شروع کر دی تھیں۔ خصوصاً، ملبوسات کے جز کی برآمدی قیمتوں میں اضافہ دیکھا گیا۔ تاہم منافع کا مارجن بڑھنے سے برآمدی صنعتوں کی رفتار میں کچھ اضافے کا آغاز ہو گیا تھا، تاہم ملکی صرف میں اعتدال نے تعمیرات سے منسلک صنعتوں، پیٹرولیم اور گاڑیوں کی صنعتوں کی نمو میں کمی کی شدت کو بڑھا دیا۔ صنعتی شعبے کی کارکردگی نے خدمات پر بھی اثرات مرتب کیے۔ خصوصاً، تھوک اور خردہ تجارتی سرگرمیاں کورونا وائرس سے پہلے بھی بڑے پیمانے کی اشیاسازی اور درآمدات میں کمی کی وجہ سے کمزور تھیں کیونکہ تھوک اور خردہ تجارت کے ان شعبوں سے روابط ہوتے ہیں۔ ٹرانسپورٹ خدمات میں کمی کے نتیجے میں براہ راست اور بالواسطہ اثرات کے سبب کورونا وائرس لاک ڈاؤن نے صورت حال کو مزید گمبھیر بنا دیا۔

شکل 2.2: بیرونی شعبے میں پیش رفت (سال بسال نمو)



Source: Pakistan Bureau of Statistics

تاہم ایسی صورت حال میں زراعت کا شعبہ معیشت کے لیے نجات دہندہ ثابت ہوا کیونکہ گلہ بانی میں کچھ سست رفتاری کے باوجود اس نے اپنی نمو کی رفتار برقرار رکھی۔ سال کے دوران پانی کی دستیابی کی بلند سطح اور مالی سال 19ء کے مقابلے میں خریف کے موسم میں کھاد کے استعمال کا بڑھنا فصلوں کی پیداوار میں معاون ثابت ہوا۔ پھر بھی ناسازگار موسمی حالات اور کیڑوں/وائرس کے حملے کپاس، چاول اور گندم جیسی فصلوں کی مکمل ممکنہ یافت کے حصول میں رکاوٹ بن گئے۔

2.2 زراعت

مالی سال 20ء کے دوران زرعی شعبے میں 2.7 فیصد نمو ہوئی، جو گذشتہ برس کی پیداوار کے مقابلے میں بہتری کو ظاہر کرتا ہے (**جدول 2.2**)۔ بحیثیت مجموعی اہم فصلوں کی پیداوار خوش آئند رہی کیونکہ گندم اور چاول کی پیداوار میں ان فصلوں کے لیے وقف زیر کاشت رقبے میں ایک سال پہلے کے مقابلے میں اضافہ ہوا۔

جدول 2.2: زرعی شعبے کی نمو (سالانہ، مالی سال 16ء تا مالی سال 20ء)

فیصد

	م س16ء	م س17ء	م س18ء	م س19ء	م س20ء ع ع
زراعت	0.2	2.2	4.0	0.6	2.7
فصلیں	-5.3	1.2	4.7	-5.0	3.0
اہم فصلیں	-5.9	2.6	3.6	-7.7	2.9
دیگر فصلیں	0.4	-2.5	6.3	2.6	4.6
کپاس کی جننگ	-22.1	5.6	8.8	-12.7	-4.6
گلہ بانی	3.4	3.0	3.7	3.8	2.6
جنگل بانی	14.3	-2.3	2.6	7.9	2.3
ماہی گیری	3.3	1.2	1.6	0.8	0.6

ع۔ عبوری

ڈیٹا کا ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

زیر کاشت رقبے میں سے گنے کی فصل کے کچھ رقبے پر کپاس کاشت کی گئی۔ یہ بظاہر جزوی طور پر پالیسی میں سوچی سمجھی تبدیلی کے سبب ہوا، جس کے تحت کچھ رقبہ پر زیادہ پانی جذب کرنے والی گنے کی فصل کے بجائے گندم کاشت کی گئی۔ تاہم کپاس کی فصل اچھی کارکردگی نہیں دکھا سکی کیونکہ اس کی یافت موسمی حالات اور کیڑوں کے حملوں سے متاثر ہوئی تھی۔ خوش قسمتی سے زراعت کا شعبہ کورونا وائرس کے نقصان دہ اثرات سے کسی حد تک محفوظ رہا کیونکہ تعطل شروع ہونے سے قبل بیشتر اہم فصلوں کی کٹائی مکمل ہونے کے قریب تھی۔

خام مال

مالی سال 20ء میں پانی کی دستیابی کی سطح گذشتہ برس کی نسبت بلند تھی۔ خصوصاً، مالی سال 19ء کے مقابلے میں خریف میں سطح زمین پر پانی کی دستیابی میں تقریباً 9 فیصد اور ربیع کے موسم میں 18 فیصد اضافہ ہوا (**شکل 2.3**)۔ اس کی وضاحت بارشوں میں اضافے سے ہوتی ہے جو مالی سال 20ء کی دوسری اور تیسری سہ ماہی میں ماضی کی انہی مدتوں میں دیکھی گئی اوسط سطح سے قابل ذکر حد تک زیادہ تھی (**جدول 2.3**)۔

جدول 2.3: جولائی تا مارچ مالی سال 20ء میں درج شدہ بارش

ملی میٹرز میں

	پہلی سہ ماہی م س20ء مون سون	دوسری سہ ماہی م س20ء بعد از مون سون	تیسری سہ ماہی م س20ء موسم سرما کی بارش
معمول*	140.9	26.4	74.3
اصل	140.4	56.3	123.0
اضافی**	-0.5	29.9	48.7
بلحاظ فیصد	-0.4	113.3	65.5

*معمول کی سطح کی تعریف 1961ء تا 2010ء کی مدتی اوسط سے کی جاتی ہے۔

**منفی کی علامت 'معمول' کے مقابلے میں پانی کی کمی کو ظاہر کرتی ہے۔

ڈیٹا کا ماخذ: پاکستان محکمہ موسمیات

مالی سال 20ء کے دوران مجموعی طور پر کھاد کا استعمال گذشتہ برس کی نسبت کم رہا، خصوصاً یوریا کے مجموعی استعمال میں 0.4 فیصد اور ڈی اے پی کے استعمال میں 0.6 فیصد کمی آئی (**جدول 2.4**)۔ تاہم موسم کے لحاظ سے مجموعی استعمال کو الگ الگ دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ خریف کے موسم میں کھاد کا استعمال یوریا (4.7 فیصد) اور ڈی اے پی (8.1 فیصد) دونوں میں زیادہ تھا۔ بعد ازاں ربیع میں یہ رجحان بدل گیا کیونکہ یوریا اور ڈی اے پی کا استعمال بالترتیب 5.3 فیصد اور 7.3 فیصد کم ہو گیا۔

جدول 2.4: موسم کے لحاظ سے کھاد کا استعمال اور قیمت

استعمال ہزار ٹن میں، نمو فیصد میں، قیمت روپے میں

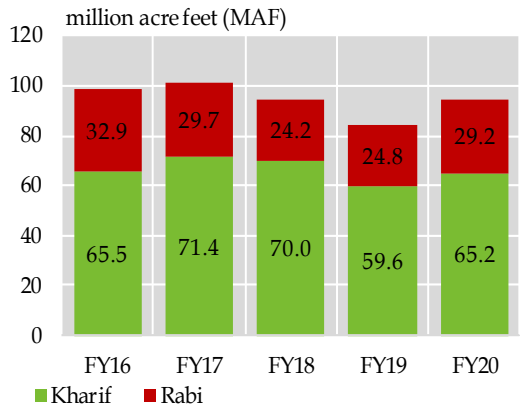
		استعمال			اوسط خردہ قیمتیں	
		خریف*	ربیع*	کل	اپریل 19ء تا ستمبر 19ء	اکتوبر 19ء تا مارچ 20ء
یوریا	2019ء	2,887	3,033	5,920	1,566	1,783	1,674
	2020ء	3,023	2,872	5,895	1,883	1,922	1,902
	نمو**	4.71	-5.31	-0.42	20.21	7.80	13.60
ڈی اے پی	2019ء	901	1,164	2,065	3,281	3,576	3,428
	2020ء	974	1,079	2,053	3,596	3,601	3,599
	نمو**	8.10	-7.30	-0.58	9.63	0.69	4.97

*جدول میں خریف کا موسم اپریل تا ستمبر اور ربیع کا موسم اکتوبر تا مارچ

**مالی سال 20ء میں سال بسال نمو

ڈیٹا کا ماخذ: نیشنل فرٹیلائزر ڈویلپمنٹ سینٹر

شکل 2.3: سطح زمین پر پانی کی اصل دستیابی



Source: Indus River System Authority

جدول 2.5: زرعی قرضوں کی تقسیم

ارب روپے، نمو فیصد میں

	م س18ء	م س19ء	م س20ء	نمو م س19ء	نمو م س20ء
I۔ فارم کا شعبہ (i+ii)	**482.7**	**592.7**	**637.9**	**22.8**	**7.6**
i۔ پیداوار	450.1	553.1	594.3	22.9	7.4
جس میں تمام فصلیں	242.8	241.2	215.3	-0.7	-10.7
کارپوریٹ فارمنگ	120.5	179.7	194.7	49.1	8.3
ii۔ ترقیاتی	32.6	39.6	43.6	21.5	10.1
ٹریکٹر	6.0	4.3	2.5	-28.3	-41.9
II۔ غیر فارم شعبہ (iii+iv)	**489.9**	**581.3**	**576.8**	**18.7**	**-0.8**
iii۔ جاری سرمایہ	451.9	553.2	538.9	22.4	-2.6
گلہ بانی/ڈیری	220.1	268.5	279.0	22.0	3.9
مرغبانی	119.9	150.6	209.9	25.6	39.4
iv۔ معین سرمایہ کاری	38.0	28.1	37.9	-26.1	34.9
گلہ بانی/ڈیری	33.6	20.5	14.5	-39.0	-29.3
مرغبانی	1.4	2.8	16.1	100.0	475.0
مجموعی زراعت (I+II)	**972.6**	**1,174.0**	**1,214.7**	**20.7**	**3.5**

ڈیٹا کا ماخذ: بینک دولت پاکستان

اپریل تا ستمبر 2019ء کے دوران ربیع کے موسم میں کھاد کی اوسط خردہ قیمت میں اضافے نے بظاہر طلب کمزور کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ خاص طور پر، اس مدت میں یوریا کی قیمتوں میں 20.2 فیصد اضافہ دیکھا گیا اور اکتوبر 2019ء تا مارچ 2020ء کے دوران یہ مزید 7.8 فیصد بڑھ گئیں۔ زیادہ تفصیل سے جائزہ لیا جائے تو ربیع 2020ء کے موسم میں قیمتوں کی عمومی سطح میں اضافہ دیکھا گیا، جس نے ممکنہ طور پر کھاد پر اخراجات کم کرنے کی ترغیب

دی ہو گی؛ اکتوبر 2019ء تا مارچ 2020ء میں غیر غذائی دیہی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی میں اوسطاً 9.2 فیصد اضافہ ہوا تھا جبکہ اس سے قبل اپریل تا ستمبر 2019ء میں بھی 7.4 فیصد بڑھی تھی۔[6] جیسے ربیع کے موسم میں مجموعی قیمتوں کا دباؤ موجود تھا۔

مالی سال 20ء میں زرعی قرضوں کی تقسیم میں گذشتہ برس کے مقابلے میں سست رفتاری دیکھی گئی (**جدول 2.5**)۔ فارم کے شعبے میں فصلوں کے پیداواری قرضوں میں کافی زیادہ کمی دیکھنے میں آئی جبکہ کارپوریٹ کاشت کاروں کی جانب سے لیے گئے قرضوں میں گذشتہ برس کے مقابلے میں قدرے معتدل نمو ہوئی۔

غیر فارم شعبے میں مرغبانی کے جز میں قرضوں میں تیزی دیکھی گئی اور معین سرمایہ کاری اور جاری سرمایہ دونوں میں یکساں اضافہ ہوا۔ قرضوں میں اضافہ مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی میں حکومت کے بیک یارڈ مرغبانی پروگرام کے آغاز کے ساتھ ہوا۔ پروگرام کے اہم مقاصد یہ ہیں: روایتی شیڈز میں چھوٹے پیمانے پر افزائش، انڈوں اور گوشت کی پیداوار کے ذریعے بہتر غذائیت کی فراہمی اور مرغبانی مصنوعات کی فروخت کی آمدنی سے غربت میں کمی۔[7]

پیداوار[8]

کپاس

مالی سال 20ء کے دوران کپاس کی پیداوار میں 6.9 فیصد کمی ہوئی جبکہ گذشتہ برس 17.5 فیصد کمی آئی تھی۔ یہ صورت حال تشویش کا باعث ہے کیونکہ کپاس کی فصل کے زیر کاشت رقبے میں گذشتہ برس کی نسبت اضافہ دیکھا گیا (**جدول 2.6**)۔ بوائی کے اگلے مرحلوں میں ناسازگار موسمی حالات اور بوائی کے ابتدائی مراحل میں پانی کی قلت کے ساتھ ساتھ کیڑوں کے حملوں کے سبب یافت میں مجموعی طور پر 13 فیصد کمی کا تخمینہ لگایا گیا تھا۔

طویل مدتی رجحان کے تناظر میں دیکھا جائے تو کاشت کاروں کی جانب سے کپاس کے لیے وقف رقبے میں گذشتہ برسوں کے دوران کمی آرہی ہے۔ اس کی ایک اہم وجہ یہ ہے کہ گنے جیسی مسابقتی فصلیں عموماً بہتر منافع دیتی ہیں اور مالی سال 18ء تک کپاس کی جگہ گنے کی فصلوں کے زیر کاشت رقبے میں اضافہ دیکھا گیا (**شکل 2.4الف**)۔ موسمی حالات اور کیڑوں کے حملوں نے بار بار کپاس کی یافتوں کو نقصان پہنچایا ہے (**شکل 2.4ج**)۔ ایسے چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے تحقیق و ترقی کی کوششوں کو بڑھانے کی ضرورت ہے۔ مثلاً، پاکستان میں گلابی سنڈی بار بار کاشت کاروں کے لیے آفت ثابت ہوتی رہی ہے۔ دنیا کے دیگر حصوں میں تحقیق نے بی ٹی کپاس کو کیڑوں کے حملوں کے

جدول 2.6: کپاس کا رقبہ اور پیداوار، مالی سال 20ء

	رقبہ (ہزار ہیکٹر)			پیداوار (ملین گانٹھیں)			یافت (کلوگرام/ہیکٹر)		
	م س19ء	م س20ء*	نمو**	مالی سال19ء	مالی سال20ء*	نمو**	م س19ء	م س20ء*	نمو**
پنجاب	1,887.8	1,889.4	0.1	6.8	6.3	-7.2	615.0	570.4	-7.3
سندھ	448.2	598.7	33.6	2.9	2.7	-6.5	1,115.0	780.1	-30.0
بلوچستان	36.8	38.0	3.2	0.1	0.1	3.0	442.8	442.3	-0.1
خیبر پختونخوا	0.16	0.21	34.0	0.00048	0.00065	33.7	513.5	519.1	1.1
پاکستان	2,373.0	2,526.3	6.5	9.8	9.1	-6.9	706.8	618.2	-12.5

* عبوری

** مالی سال 20ء کی اصل پیداوار میں نمو، مالی سال 19ء کے مقابلے میں، فیصد۔ کالم میں خیبر پختونخوا کے اندراجات کی تشریح احتیاط سے کرنی چاہیے: بھاری فیصدی نمو کا سبب کم اساسی اثر ہے۔

ڈیٹا کا ماخذ: وزارت قومی غذائی سلامتی اور تحقیق، اسٹیٹ بینک کے تخمینے

[6] قبل ازیں، اپریل تا دسمبر 2019ء کے دوران (خریف کے موسم میں) دیہی صارف اشاریہ قیمت کی اوسط 8.9 فیصد تھی۔

[7] ماخذ: پاکستان اقتصادی سروے برائے 20-2019ء۔

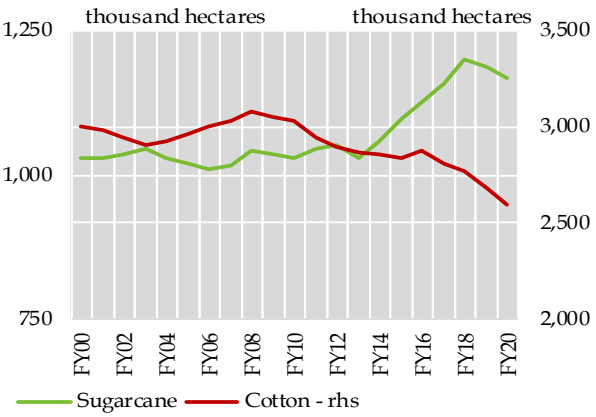
[8] اس سیکشن میں دیئے گئے ڈیٹا کا بنیادی ماخذ وفاقی کمیٹی برائے زراعت کے موسم خریف 21-2020ء پر ورکنگ پیپر پر مشتمل ہے، جسے وزارت قومی غذائی سلامتی و تحقیق نے 08 جولائی 2020ء کو جاری کیا۔ اس سے پاکستان اقتصادی سروے 20-2019ء میں شائع شدہ پچھلی پیش گوئیوں کے مقابلے میں کچھ تبدیلیوں کی وضاحت ہوتی ہے۔

مقابلے میں زیادہ مزاحمت کے قابل بنادیا ہے اور پاکستان میں اس کے استعمال پر غور کیا جاسکتا ہے۔[9]

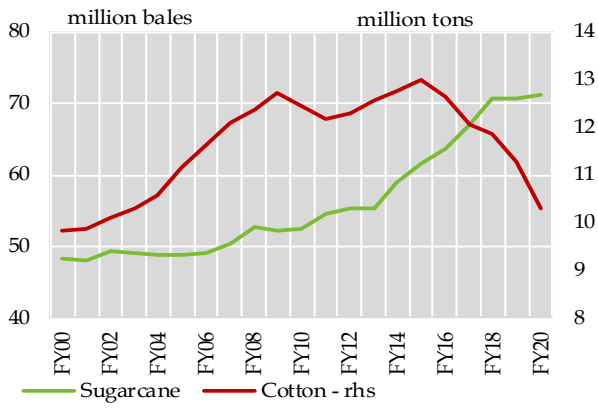
گنا

مالی سال 18ء میں تقریباً 83.3 ملین ٹن کی بلند ترین سطح تک پہنچنے کے بعد مسلسل دوسرے سیزن میں گنے کی پیداوار میں 1.4 فیصد کمی آئی

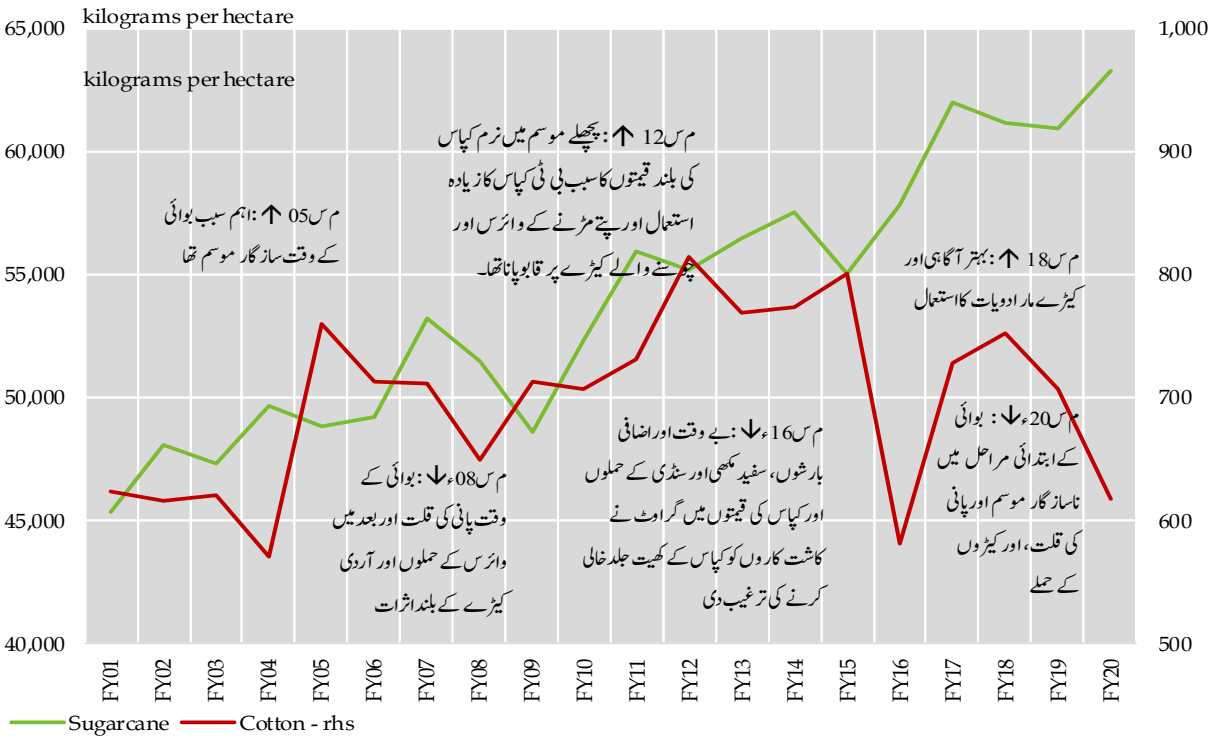
شکل 2.4 الف: رقبہ۔ کپاس اور گنا (پانچ سالہ حرکت پذیر اوسط)



شکل 2.4 ب: پیداوار۔ کپاس اور گنا (پانچ سالہ حرکت پذیر اوسط)



شکل 2.4 ج: کپاس اور گنے کی فصل کی پیافتیں، منتخب برسوں میں کپاس کو متاثر کرنے والے اہم عوامل کی جھلکیاں



Source: Agriculture Marketing Information Service; FCA

[9] یونی ورسٹی آف ایریزونا اور چین کے محققین نے گیارہ برسوں کی مدت میں 66,000 سے زائد گلابی سنڈیوں کو ٹیسٹ کیا اور بی ٹی کپاس کے پودوں اور غیر بی ٹی اقسام کی مخلوط افزائش کے ذریعے دو نسلی بیج کا آمیزہ تیار کیا گیا، جس کے نتیجے میں ان کیڑوں میں خاصی کمی واقع ہوئی اور کیڑے مار ادویات کے استعمال کی ضرورت میں کمی آگئی۔ اطلاعات کے مطابق کروڑوں چھوٹے کاشت کاروں نے اس طرز فکر سے فائدہ اٹھایا۔ ماخذ: Wan, P., Xu, D., Cong, S., Jiang, Y., Huang, Y., Wang, J., Wu, H., Wang, L., Wu, K., Carrière, Y. and Mathias, A., 2017. Hybridizing transgenic Bt cotton with non-Bt cotton counters resistance in pink bollworm. Proceedings of the National Academy of Sciences, 114 (21), pp.5413-5418۔

(**جدول 2.7**)۔ سب سے بڑے پیداواری علاقے پنجاب میں گنے کی پیداوار کی حرکیات سے اس مجموعی پیداوار کی بڑی حد تک وضاحت ہوتی ہے۔ پیداوار میں کمی کو مالی سال 19ء اور مالی سال 20ء کے دوران گنے کی فصل کے لیے وقف زیر کاشت رقبے میں کمی سے منسوب کیا جا سکتا ہے (**شکل 2.4الف اور 2.4ب**)۔

یاد رہے کہ مالی سال 18ء میں ریکارڈ پیداوار ایسے حالات میں حاصل کی گئی تھی جس میں قیمتوں کے تعین کے علامتی طریقہ کار نے گنے کی فصل کو دیگر کے مقابلے میں منافع بخش بنا دیا تھا اور کارخانے داروں نے بھی کاشت کاروں کو مالی سال 17ء کے پچھلے موسم میں بروقت ادائیگیاں کی تھیں۔ تاہم مالی سال 19ء اور مالی سال 20ء میں فیکٹریوں کی جانب سے کاشت کاروں کو ادائیگیوں میں تاخیر ممکنہ طور پر مالی سال 20ء میں گنے کی فصل کے موسم کے لیے کم رقبہ وقف کرنے کے فیصلے پر اثرانداز ہوئی۔

کیونکہ تخمینوں سے پتہ چلتا ہے کہ گنے کی پیداوار پانی کے لحاظ سے کپاس جیسی مسابقتی فصلوں کے مقابلے میں قدرے غیر موزوں ہے۔[11] مزید برآں، 19-2018ء کے سالانہ منصوبے میں بھی یہ بات تسلیم کی گئی ہے کہ چینی کی فاضل پیداوار (گنے کی ملکی پیداوار اور امدادی قیمتوں کی بدولت) مسائل پیدا کر رہی ہے کیونکہ اسے بنا زر اعانت بیرونی منڈیوں میں فروخت نہیں کیا جا سکتا۔ طرز فکر میں تبدیلی کے مطابق مالی سال 20ء میں گنے کے زیر کاشت رقبے کو تقریباً 1.18 ملین ہیکٹرز تک محدود کر دیا گیا جو مالی سال 18ء میں دیکھے گئے 1.34 ملین ہیکٹرز کے اصل زیر کاشت رقبے سے کم ہے۔

چاول

گذشتہ چند برسوں میں بڑھتی ہوئی اکائی قیمتوں کے ساتھ ساتھ اہم یورپی اور حال ہی مشرق وسطیٰ کی منڈیوں میں طلب کے سازگار تحرکات کے باعث گذشتہ دو برسوں سے چاول کی برآمدات میں اضافہ ہوتا رہا ہے (**شکل 2.5**،

جدول 2.7: گنے کی فصل کی کارکردگی، مالی سال 20ء

	رقبہ (ہزار ہیکٹر)			پیداوار (ہزار ٹن)			یافت کلوگرام/ہیکٹر		
	م س19ء	م س20ء*	نمو**	م س19ء	م س20ء*	نمو**	م س19ء	م س20ء*	نمو**
پنجاب	710.6	643.4	-9.5	44,906.3	43,346.6	-3.5	63,194.0	67,368.0	6.6
سندھ	279.5	286.1	2.4	16,691.3	17,233.8	3.3	59,724.0	60,239.0	0.9
خیبر پختونخوا	111.0	115.7	4.2	5,532.0	5,623.8	1.7	49,842.0	48,611.0	-2.5
بلوچستان	0.8	0.9	12.5	44.3	45.2	2.0	55,375.0	50,222.0	-9.3
پاکستان	1,101.8	1,046.1	-5.1	67,173.9	66,249.5	-1.4	60,963.0	63,329.0	3.9

*عبوری

**مالی سال 20ء کی اصل پیداوار میں نمو، مالی سال 19ء کے مقابلے میں، فیصد۔

ڈیٹا کا ماخذ: وزارت قومی غذائی سلامتی اور تحقیق

پالیسی کے نقطہ نظر سے بظاہر حکومت کو اس بات کا ادراک ہو گیا ہے کہ گنے سے متعلق پالیسیوں پر نظر ثانی کی ضرورت ہے۔ پانی کی قلت سے نمٹنے کے لیے زراعت پر وفاقی کمیٹی نے خریف 18-2017ء کے اجلاس میں صوبوں کی حوصلہ افزائی کی تھی کہ وہ گنے کے زیر کاشت رقبہ کم کرنے کے لیے پست ڈیلٹا اور بلند قدر کی حامل فصلیں کاشت کریں۔[10] یہ ایک اہم پیش رفت تھی

مزید تفصیلات باب 6 میں)۔ اس سازگار کارکردگی کی بدولت مالی سال 20ء میں اس کے زیر کاشت رقبے میں 8.0 فیصد اضافہ ہوا۔ تاہم پیداوار اتنی رفتار سے نہیں بڑھ سکی اور خراب موسمی حالات کے سبب چاول اگانے والے بعض علاقوں میں اس کی یافتوں میں کمی آگئی یا پھر یہ منجمد رہیں (**جدول 2.8**)۔

[10] 'ڈیلٹا' کا مطلب ہے پانی کی گہرائی جو کسی فصل کو پختگی تک پہنچنے کے لیے درکار ہوتی ہے۔ گنا اور چاول زیادہ پانی استعمال کرنے والی فصلیں ہیں جبکہ کپاس اور مکئی کے ساتھ ساتھ سبزیوں کے لیے کم پانی درکار ہوتا ہے۔

[11] پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف ڈویلپمنٹ اکنامکس کے حالیہ تخمینے سے پتہ چلتا ہے کہ فی ایکڑ بنیادوں پر گنے کی فصل کپاس کے مقابلے میں تقریباً 3.5 گنا زیادہ پانی استعمال کرتی ہے۔ ماخذ: پی آئی ڈی ای (2020ء)۔ 'پاکستان میں گنے اور کپاس کی پیداوار میں پانی کے استعمال کی کارگزاری اور کپاس کی پیداوار'۔ پالیسی نقطہ نظر نمبر 220.19 اسلام آباد۔ پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف ڈویلپمنٹ اکنامکس۔

خصوصاً چاول کی پیداوار پختگی تک پہنچنے پر درجہ حرارت اور بارش سے اثرات قبول کرتی ہے، یہ مرحلہ عام طور پر ستمبر کے مہینے میں آتا ہے۔[12]،[13] لہٰذا، اطلاعات کے مطابق ستمبر 2019ء کے آغاز میں کم از کم بلند درجہ حرارت اور مہینے کے آخر میں بارشوں سے پنجاب میں ''کلر'' کے علاقے[14]،[15] میں چاول کی فصل پر منفی اثرات مرتب ہوئے۔ اسی طرح معمول سے بلند درجہ حرارت – خصوصاً ستمبر 2019ء میں – نے سندھ میں چاول اگانے والے بعض علاقوں کی یافتوں کو متاثر کیا (**شکل 2.6**)۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ زیر کاشت رقبے میں 12.4 فیصد اضافے کے باوجود صوبے کی پیداوار تقریباً گذشتہ برس کی سطح پر منجمد رہی۔[16]

اس کے باوجود گندم کی فصل اپنے 27 ملین ٹن کے سالانہ پیداواری ہدف کو حاصل نہیں کر سکی اور اصل پیداوار 25 ملین ٹن کی سطح پر تھی۔ ابتدائی طور پر اس فصل کے لیے وقف زیر کاشت رقبے میں اضافے کے سبب یہ ہدف قابل حصول معلوم ہوتا تھا۔

جدول 2.8: چاول کی فصل کی کارکردگی، مالی سال 20ء

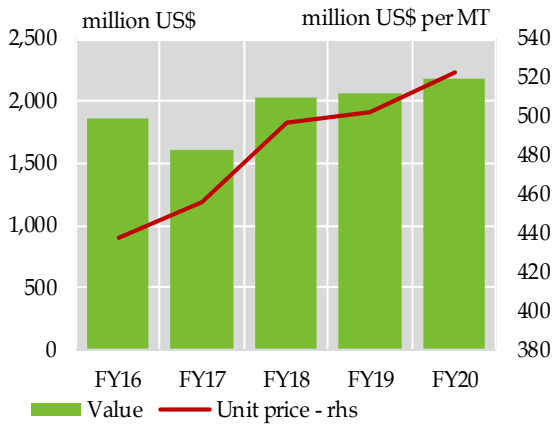
	رقبہ (ہزار ہیکٹر)			پیداوار (ہزار ٹن)			یافت کلوگرام/ہیکٹر		
	م س19ء	م س20ء*	نمو**	م س19ء	م س20ء*	نمو**	م س19ء	م س20ء*	نمو**
پنجاب	1,904.0	2,029.0	6.6	3,979.0	4,143.7	4.1	2,090.0	2,042.0	-2.3
سندھ	690.2	775.9	12.4	2,571.1	2,576.5	0.2	3,725.0	3,321.0	-10.8
بلوچستان	153.5	164.2	7.0	498.1	535.0	7.4	3,245.0	3,258.0	0.4
خیبر پختونخوا	62.3	64.9	4.2	153.8	155.2	0.9	2,469.0	2,392.0	-3.1
پاکستان	2,810.0	3,034.0	8.0	7,201.9	7,410.4	2.9	2,563.0	2,442.0	-4.7

*عبوری

**مالی سال 20ء کی اصل پیداوار میں نمو، مالی سال 19ء کے مقابلے میں، فیصد۔

ڈیٹا کا ماخذ: وزارت قومی غذائی سلامتی اور تحقیق

شکل 2.5: پاکستان کے چاول کی برآمدات



Source: Pakistan Bureau of Statistics

گندم

مالی سال 20ء کے دوران گندم کی پیداوار میں گذشتہ برس کی نسبت 2.5 فیصد اضافہ ہوا (**جدول 2.9**)۔ پیداوار میں اضافے کا اہم سبب اس کے زیر کاشت رقبے کا بڑھنا ہے جبکہ مالی سال 19ء کے مقابلے میں اس کی یافت میں معمولی بہتری دیکھی گئی۔

[12] چاول کی فصل کی پنجاب میں بوائی عام طور پر مئی / جون کے مہینے میں ہوتی ہے اور قسم کے لحاظ سے اسے پختگی تک پہنچنے میں تقریباً چار مہینے لگ جاتے ہیں۔ (ماخذ: پاکستان زرعی تحقیق کونسل اور ایوب زرعی تحقیق انسٹی ٹیوٹ فیصل آباد)۔

[13] چاول کی فصل تیاری کے تین بڑے مراحل سے گزرتی ہے: (1) نباتی (2) تولیدی، اور (3) اناج بھرنا اور پختگی۔ ان مراحل کو مزید ذیلی مراحل میں تقسیم کیا جاسکتا ہے جو بیج کے پھوٹنے سے شروع ہو کر اناج کی تشکیل پر اختتام پذیر ہوتا ہے۔

[14] ماخذ: سپارکو فصل کی صورت حال اور پیش گوئی کی رپورٹ، جلد IX (شمارہ 10)، اکتوبر 2019ء۔

[15] 'کلر' ایک اصطلاح ہے جسے مقامی افراد ایسی زمین کے لیے استعمال کرتے ہیں جو باسمتی چاول کی کاشت کے لیے موزوں ہوتی ہے۔ کلر کا علاقہ راوی اور چناب کے دریاؤں کے ساتھ واقع ہے اور یہ سیالکوٹ، شیخوپورہ، نارووال، گوجرانوالہ، حافظ آباد اور لاہور تک پھیلا ہوا ہے۔

[16] صوبے میں چاول اگانے والے علاقوں میں بالائی سندھ میں لاڑکانہ اور جیکب آباد اور زیریں سندھ میں ٹھٹہ اور بدین شامل ہیں۔

لیکن بھاری بارشوں اور ناسازگار درجہ حرارت نے کھڑی فصل کو نقصان پہنچایا۔ منقولی شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ مالی سال20ء کی تیسری سہ ماہی (خصوصاً مارچ) میں شمالی پنجاب کے پوٹھوہار علاقے میں موسلادھار بارشیں اضافی نمی اور سرد درجہ حرارت پیدا کرنے کا باعث بنیں جس نے پتوں کے گلنے کی بیماری کو جنم دیا۔[17] مزید برآں، اپریل اور مئی2020ء میں مرکزی پنجاب اور پوٹھوہار کے کچھ حصوں میں بے وقت بارش، ژالہ باری اور آندھیوں نے گندم کی کٹائی اور تھریشنگ کو متاثر کیا۔[18]

جدول2.9: گندم کی فصل کی کارکردگی، مالی سال20ء

رقبہ ہزار ہیکٹر میں، پیداوار ہزار ٹن میں، یافت کلوگرام/ہیکٹر میں، تبدیلی فیصد میں

	رقبہ	نمو**	پیداوار	نمو**	یافت	نمو**
م س17ء	8,972	-2.7	26,674	4.1	2,973	7.0
م س18ء	8,797	-1.9	25,076	-6.0	2,851	-4.1
م س19ء	8,678	-1.4	24,349	-2.9	2,806	-1.6
م س20ء*	8,825	1.7	24,946	2.5	2,827	0.7

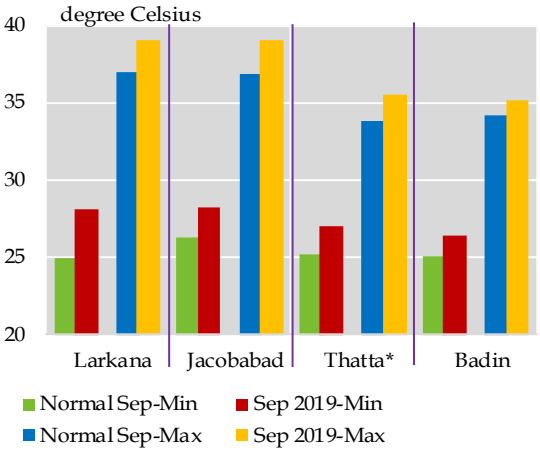
*عبوری

**مالی سال20ء کی اصل پیداوار میں تبدیلی، مالی سال19ء کے مقابلے میں، فیصد میں

ڈیٹا کا ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

حکومت غذائی سلامتی یقینی بنانے کے لیے امدادی قیمتوں اور سرکاری خریداریوں کے ذریعے گندم کے اسٹریٹجک ذخائر کو برقرار رکھتی ہے۔ بنیادی طور پر ایسے تزویراتی ذخائر کے ذریعے اسے گندم کی ملکی رسد اور قیمت کو مستحکم رکھنے کا موقع ملتا ہے۔ تاہم، مالی سال20ء میں اس پالیسی کے نفاذ میں مالی اور انتظامی دشواریاں دیکھی گئیں۔ حکومتی خریداری ہدف سے کم رہی جس نے تھوک اور خردہ منڈیوں میں سٹے بازی کے احساسات کو جنم دیا جو سال کے بیشتر حصے میں بحران جیسی قلت اور قیمتوں میں اضافوں پر منتج ہوئے (**باب3**)۔[19] اس کے نتیجے میں یکم مئی2020ء کو غذائی موسم کے آغاز پر گندم کے ذخائر صرف 0.6 ملین ٹن جبکہ 2019ء کی اسی مدت میں یہ 3.8 ملین ٹن تھے جو مالی سال15ء تا مالی سال19ء کے دوران تقریباً 4.5 ملین ٹن کے بقیہ اوسط ذخائر کے مقابلے میں بہت کم ہے۔[20] اس پس منظر میں اقتصادی رابطہ کمیٹی نے فروری میں ہونے والے اجلاس میں 2020ء کے لیے 8.25 ملین ٹن خریداری کا ہدف مقرر کیا۔ تازہ ترین دستیاب اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ 2020ء کے لیے صوبائی محکموں اور پاسکو کی جانب سے تقریباً 6.6 ملین ٹن خریداری کی گئی ہے جو ہدف کا تقریباً 80 فیصد بنتی ہے۔[21] اس کے نتیجے میں 16 جولائی 2020ء تک گندم کا ذخیرہ 6.7 ملین ٹن ہو گیا جو گذشتہ برس کی اسی تاریخ پر 7.7 ملین ٹن تھا۔

شکل2.6: چاول اگانے والے منتخب اضلاع کا درجہ حرارت۔ ستمبر2019ء بمقابلہ عام حالات*



* Normal temperature is represented by the long-term average during 1981-2010 for September. For Thatta only, it is given by long-term average for 2004-2019

Source: Pakistan Meteorological Department

مکئی

جولائی تا مارچ مالی سال20ء کے اعداد و شمار کے مطابق سال کے دوران مکئی کی فصل میں عبوری طور پر 2.5 فیصد نمو کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ تاہم جولائی 2020ء میں جاری شدہ نئے اعداد و شمار سے پیداوار میں 3.9 فیصد کمی کی نشاندہی ہوتی ہے (**جدول2.10**)۔[22] نظر ثانی شدہ تخمینوں کے مطابق زیر کاشت رقبے کے ساتھ ساتھ پیداوار میں بھی تقریباً 4 فیصد کمی ہوئی جبکہ یافت منجمد ہو گئی۔

[17] سطح مرتفع پوٹھوہار راولپنڈی، اسلام آباد، چکوال، اٹک اور جہلم جیسے اضلاع پر مشتمل ہے۔

[18] ماخذ: ماہانہ بلیٹن برائے اپریل2020ء اور مئی2020ء، نیشنل ایگرومیٹ سینٹر، محکمہ موسمیات پاکستان۔

[19] تفصیلات کے لیے "گندم/آٹا تنازعہ کے متعلق وزیر اعظم پاکستان کی تشکیل کردہ انکوائری کمیٹی رپورٹ"۔

[20] ڈیٹا کا ماخذ: وزارت قومی غذائی سلامتی و تحقیق۔

[21] ماخذ: وزارت قومی غذائی سلامتی و تحقیق کی پریس ریلیز بتاریخ 23 جولائی 2020ء ملاحظہ فرمائیے۔

[22] ماخذ: وزارت قومی غذائی سلامتی و تحقیق۔

جدول 2.10: مکئی کی کارکردگی، مالی سال 20ء

	رقبہ (ہزار ہیکٹر)			پیداوار (ہزار ٹن)			یافت کلوگرام/ہیکٹر		
	م س19ء	م س20ء*	تبدیلی**	م س19ء	م س20ء*	تبدیلی**	م س19ء	م س20ء*	تبدیلی**
پنجاب	899.8	860.4	-4.4	5,915.5	5,670.3	-4.1	6,575.0	6,590.0	0.2
خیبر پختونخوا	468.0	452.6	-3.3	904.6	881.6	-2.5	1,933.0	1,948.0	0.8
سندھ	3.5	3.9	11.4	3.5	4.0	14.3	1,016.0	1,015.0	-0.1
بلوچستان	2.8	2.7	-3.6	2.8	2.7	-3.6	1,000.0	1,000.0	0.0
پاکستان	1,374.0	1,319.6	-4.0	6,826.4	6,558.6	-3.9	4,968.0	4,970.0	0.0

*عبوری

**مالی سال 20ء کی اصل پیداوار میں نمو، مالی سال 19ء کے مقابلے میں، فیصد

ڈیٹا کا ماخذ: وزارت قومی غذائی سلامتی اور تحقیق

فصل کے زیر کاشت رقبے کے لحاظ سے مکئی کے بیجوں کی دستیابی ایک اہم رکاوٹ ہے۔ خریف مالی سال 20ء کے دوران موسم سرما میں مکئی کی بوائی کے لیے بیجوں کا دستیاب ذخیرہ اس کی مجموعی ضروریات کا 65 فیصد پورا کر سکا جبکہ خریف مالی سال 19ء میں یہ 98 فیصد تھا۔[23] اسی طرح، ربیع مالی سال 20ء میں موسم بہار میں بیجوں کی دستیابی اس کی مجموعی ضرورت کے مقابلے میں صرف 68 فیصد تھی جبکہ اس کے مقابلے میں گذشتہ ربیع مالی سال 19ء میں یہ 86 فیصد تھی۔[24]، [25] یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ پاکستان نے مالی سال 20ء کے اوائل میں جینیاتی طور پر تبدیل شدہ مکئی کے بیجوں کے عملی تجربات اور درآمد پر پابندی عائد کر دی تھی۔ یہ پابندی اس لیے عائد کی گئی کہ جینیاتی طو رپر تبدیل شدہ مکئی دیگر مسائل کے علاوہ روایتی فصلوں کو آلودہ کر سکتی ہے اور مستقبل میں غیر جینیاتی طلب والے ممالک کو مکئی کی برآمدات کو نقصان پہنچا سکتی ہے۔ منقولی شواہد کے مطابق مذکورہ عوامل ممکنہ طور پر مالی سال 20ء میں مکئی کی پیداوار پر اثرانداز ہوئے تھے۔

گلہ بانی

مالی سال 20ء میں گلہ بانی میں 2.6 فیصد نمو ہوئی جو گذشتہ برس 3.8 فیصد تھی (**جدول 2.11**)۔ یہ گذشتہ چھ برسوں میں اس شعبے کی کم ترین نمو ہے جبکہ اس سے قبل مالی سال 14ء میں 2.5 فیصد کی کم ترین سطح دیکھی گئی۔ مالی سال 15ء تا مالی سال 19ء کے دوران گلہ بانی میں اوسطاً 3.6 فیصد نمو ہوئی تھی۔ تاہم، تازہ ترین سست رفتاری کے باوجود گلہ بانی کا زرعی شعبے کے قدر اضافی میں حصہ بدستور سب سے زیادہ ہے، جو مالی سال 20ء میں مجموعی زرعی شعبے کا 60.6 فیصد اور جی ڈی پی کا 11.7 فیصد بنتا ہے۔[26]

جدول 2.11: گلہ بانی شعبے کا خام قدر اضافی

ارب روپے، نمو فیصد میں

			نمو	
	م س19ء ن	م س20ء ع	م س19ء ن	م س20ء ع
الف۔ خام پیداوار	1,724,372	1,776,473	3.5	3.0
ذبیحہ کے لیے فروخت شدہ جانور	392,043	403,468	2.9	2.9
قدرتی نمو/ نئی افزائش	245,172	252,460	3.0	3.0
گلہ بانی مصنوعات	897,855	924,696	3.0	3.0
دودھ	771,223	796,050	3.2	3.2
دیگر	126,632	128,646	1.6	1.6
مرغبانی مصنوعات	189,303	195,849	3.5	7.9
ب۔ فوری استعمال	294,580	310,518	5.4	1.6
ج۔ خام قدر اضافی (الف-ب)	1,429,793	1,465,956	2.5	3.9
د۔ دیگر خام قدر اضافی*	8,616	9,284	7.8	-4.5
ہ۔ مجموعی خام قدر اضافی (ج+	1,438,408	1,475,240	2.6	3.8

ن: نظر ثانی شدہ۔ ع: عبوری۔ * شکار اور کھیتی باڑی

ڈیٹا کا ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

[23] ماخذ: الیف سی اے خریف ورکنگ پیپر زبرائے 20-2019ء اور 21-2020ء۔

[24] ماخذ: الیف سی اے ربیع ورکنگ پیپر، 20-2019ء۔

[25] مکئی خریف اور ربیع دونوں موسموں میں کاشت کی جاتی ہے۔

[26] پاکستان اقتصادی سروے برائے 20-2019ء۔

گلہ بانی کے شعبے میں دودھ اور متعلقہ مصنوعات کا قدر اضافی میں حصہ سب سے زیادہ ہے۔ گلہ بانی شماری عام طور پر ہر دس برس بعد منعقد ہوتی ہے اور 1976ء تا 2006ء میں اس کے چار ایڈیشن تیار ہو چکے ہیں۔ مزید برآں 2016ء سے نئی شماری کی توقع کی جارہی ہے کیونکہ دودھ کے جز میں خصوصی اور گلہ بانی کے شعبے میں عموماً شواہد پر مبنی پالیسیوں کے لیے نئی شماری کے اعداد و شمار زیادہ قابل بھروسہ معلومات ثابت ہوسکتے ہیں۔

اسی طرح مرغبانی کے جز کی پیداوار حالیہ پیش رفتوں کی عکاس ہے اور پولٹری مصنوعات کی سست رفتاری نے مالی سال 20ء میں گلہ بانی کی خام قدر اضافی کو کم رکھنے میں اہم کردار ادا کیا۔ کورونا وائرس کے سبب لاک ڈاؤن کے تناظر میں بینکوئٹس، شادی ہالوں اور ہوٹلوں پر پابندیوں اور ریستورانوں کی سرگرمیوں کو صرف ساتھ لے جانے والے آرڈرز یا ڈلیوری تک محدود رکھنے پر مشتمل ایس او پیز کی وجہ سے پولٹری مصنوعات کی طلب گھٹ گئی۔[27] مزید برآں، چکن کے ذریعے کورونا وائرس پھیلنے کے بارے میں سوشل میڈیا میں گردش کرنے والی بے بنیاد افواہوں نے ممکنہ طور پر اس کی عارضی طلب کو متاثر کیا ہے، اس کے باوجود کہ پاکستان پولٹری ایسوسی ایشن (پی پی اے) نے جون 2020ء کے آغاز میں ایسی اطلاعات کو فوری طور پر مسترد کر دیا تھا۔ تھوک اور خردہ قیمتوں کی کمزور طلب کے اثرات کی عکاسی مارچ تا مئی 2020ء میں پولٹری اجزا کے سال بسال تھوک اشاریہ قیمت اور صارف اشاریہ قیمت مہنگائی میں ہوتی ہے (**شکل 2.7**)۔

2.3 صنعت

عبوری قومی کھاتوں کے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ مالی سال 20ء میں صنعتی شعبے کی پیداوار میں 2.6 فیصد کمی ہوئی جبکہ مالی سال 19ء میں 2.3 فیصد کمی دیکھی گئی تھی (**جدول 2.12**)۔ یہ پہلی مرتبہ تھا کہ صنعتی سرگرمی میں مسلسل دو برس تک کمی دیکھی گئی۔ مالی سال 20ء میں ہونے والی کمی میں اشیا سازی اور کان کنی کی سرگرمیوں نے اہم کردار ادا کیا۔ خصوصاً، بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں درج کی جانے والی سب سے بڑی کمی نے مجموعی کارکردگی کی خرابی میں اہم کردار ادا کیا کیونکہ صنعتی شعبے میں یہ بھاری وزن کا حامل ہے جو 50 فیصد سے زائد بنتا ہے۔[28] ملکی طلب کو معتدل کرنے والے معاشی استحکام پروگرام کے علاوہ وبا کے بعد لاک ڈاؤن نے بھی صنعتی سرگرمیوں کو متاثر کیا۔

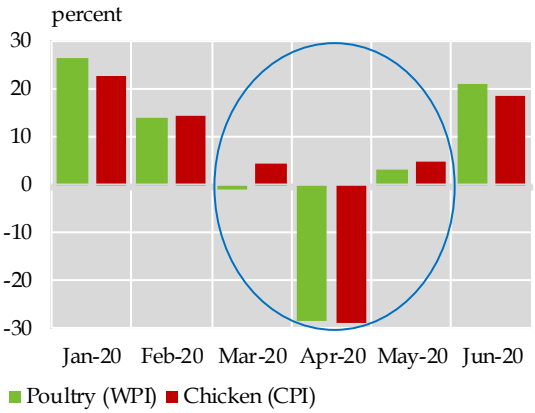
جدول 2.12: صنعتی شعبے کی کارکردگی

(سال بسال نمو، فیصد)

	م س16ء	م س17ء	م س18ء	م س19ء	م س20ء
صنعتی شعبہ (1 تا 4)	5.7	4.6	4.6	-2.3	-2.6
1۔ کان کنی اور کوہ کنی	6.2	-0.6	7.8	-3.2	-8.8
2۔ اشیا سازی (i+ii+iii)	3.7	5.8	5.4	-0.7	-5.6
i) بڑا پیمانہ	3.0	5.6	5.1	-2.6	-7.8
ii) چھوٹا پیمانہ	8.2	8.1	8.2	8.2	1.5
iii) ذیجہ	3.6	3.6	3.5	3.5	4.1
3۔ بجلی کی پیداوار اور تقسیم اور گیس کی تقسیم	9.4	-2.7	-17.2	14.5	17.7
4۔ تعمیرات	13.7	9.0	10.8	-16.8	8.1

ڈیٹا کا ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

شکل 2.7: مرغی کی سال بسال مہنگائی پر لاک ڈاؤن کا اثر



Source: Pakistan Bureau of Statistics

بڑے پیمانے کی اشیا سازی کا شعبہ بھی کورونا وائرس کی وبا کے معاشی سرگرمیوں پر منفی اثرات سے محفوظ نہیں رہ سکا (**شکل 2.8**)۔ مالی سال 19ء سے قبل بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو مثبت تھی تاہم مالیاتی یکجائی، زری سخت گیری اور شرح مبادلہ سے ہم آہنگی کے باعث معاشی نمو مالی سال 19ء

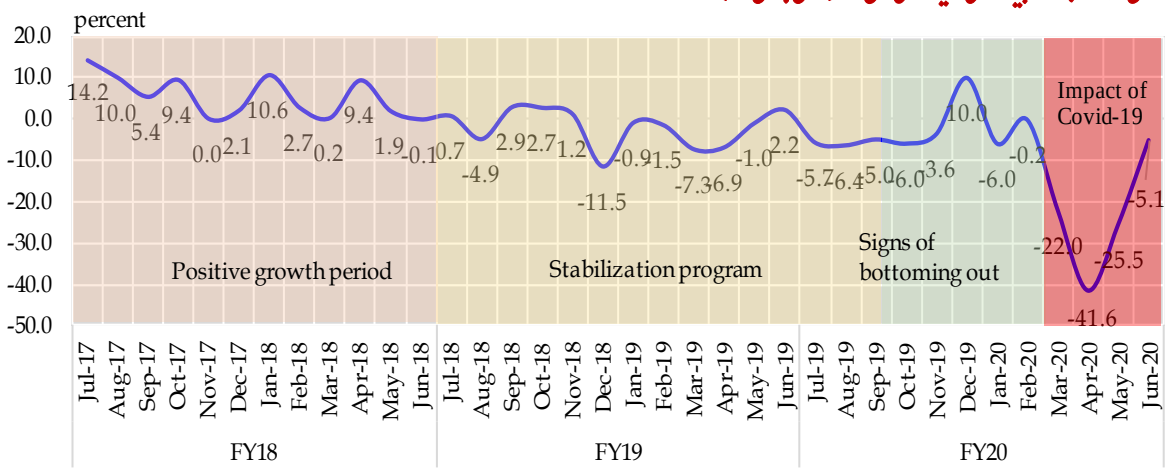
[27] اگست 2020ء میں دستیاب منقولی شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ پاکستان پولٹری ایسوسی ایشن نے دعویٰ کیا تھا کہ مرغبانی کی صنعت کو کورونا وائرس سے پہلے کی 1.1 ٹریلین روپے کی سطح سے سکڑ کر 800 ارب روپے پر آگئی ہے۔ پاکستان پولٹری ایسوسی ایشن کے مرغی کے گوشت کے استعمال کا تخمینہ یہ ہے: شادی ہالز (15 فیصد)، ہوٹلز اور ریستوران (30 فیصد)، ملکی اوپن مارکیٹ (55 فیصد)۔

[28] 50 فیصد سے زائد وزن گذشتہ 5 برسوں کی اوسط ہے (مالی سال 16ء تا مالی سال 20ء)۔

سے کمزور ہونا شروع ہوگئی۔ آخر میں مالی سال20ء کے وسط میں کمزور بحالی کی علامات ظاہر ہونا شروع ہوگئی تھیں لیکن یہ بحالی کورونا وائرس کی وبا کے باعث محدود رہی، جس کے نتیجے میں بڑے پیمانے کی اشیاسازی میں پورے سال کے دوران 10.0 فیصد کمی دیکھی گئی۔[29]

کے شعبے کی نمو پذیری میں بہتری اور بقایاجات کے جمع ہونے پر قابو پانے کے لیے گردشی قرضوں میں کمی کا ایک جامع پروگرام شروع کیا تھا۔ لہٰذا مالی سال20ء کے ابتدائی مہینوں میں بجلی کی قیمتوں میں اضافہ کیا گیا تاکہ بڑھتے ہوئے کیپسٹی چارجز اور ایندھن کی قیمت میں ردوبدل کے اثرات کو منتقل کیا

شکل 2.8: بڑے پیمانے کی اشیاسازی میں نمو (سال بسال نمو)



Source: Pakistan Bureau of Statistics

پالیسی کے تناظر میں بلند شرح سود (کورونا وائرس سے قبل) نے بھی طلب کمزور کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ پورے سال کے دوران زیادہ تر بلند شرح سود موجود رہی لیکن کورونا وائرس کی آمد کے بعد اس میں خاصی نرمی آگئی (مارچ2020ء سے)۔

دوسری جانب، مالیاتی اخراجات میں اضافہ صنعتی شعبے کی مجموعی کمی پر قابو پانے کے لیے ناکافی تھا۔ لہٰذا، حکومتی اخراجات نے توانائی اور تعمیرات کے ذیلی شعبوں کی پیداوار بڑھانے میں مثبت کردار ادا کیا۔ خصوصاً، مالی سال20ء میں بجلی کی پیداوار اور تقسیم اور گیس کی تقسیم کے ذیلی شعبوں میں 17.7 فیصد نمو ہوئی جبکہ گذشتہ برس ان میں 14.5 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ بجلی کے شعبے کے خام قدر اضافی نے اس ذیلی شعبے کی کارکردگی بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا جسے فوری صرف کے مقابلے میں پیداوار میں بلند اضافے سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ یہاں یہ بات یاد رکھنا ضروری ہے کہ حکومت نے بجلی

جاسکے۔ اس سے شعبے میں خام محصولات کو بڑھانے میں مدد ملی تھی۔ اس کے مقابلے میں ایندھن کے آمیزے میں آبی اور کوئلے جیسے سستے ذرائع کے استعمال کی وجہ سے ثانوی صرف میں معتدل نمو ہوئی۔

تعمیرات کے شعبے کو بھی مالی سال20ء میں سرکاری شعبے کے اخراجات سے فائدہ پہنچا اور اس میں 8.1 فیصد نمو ہوئی جبکہ مالی سال19ء میں 16.8 فیصد کمی ہوئی تھی۔ جاری اخراجات کے ساتھ ساتھ سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام نے تعمیرات کے شعبے کی نمو کو اعانت فراہم کی۔[30] مالی سال20ء میں دیامر بھاشا ڈیم، مہمند ڈیم، شاہراہوں (سکھر ملتان موٹروے، لاہور ملتان موٹروے وغیرہ) اور اندرون شہر پبلک ٹرانسپورٹ (بی آر ٹی پشاور) جیسے انفراسٹرکچر کے بڑے منصوبوں پر کام میں تیزی دیکھی گئی۔

[29] بڑے پیمانے کی اشیاسازی کے شعبے کا تجزیہ پاکستان دفتر شماریات کے جولائی2020ء کے جاری کردہ بڑے پیمانے کی اشیاسازی کی صنعتوں کے مقداری اشاریے پر مبنی ہے۔ قومی آمدنی کھاتوں میں بڑے پیمانے کی اشیاسازی کے اعداد و شمار کو جی ڈی پی اور مجموعی صنعتی شعبے کے لیے اخذ کیا گیا جو اس وقت جولائی2020ء کے عبوری تخمینوں پر مبنی تھا۔

[30] ماخذ: مالیاتی کارروائیاں، جولائی تا جون20-2019ء وزارت خزانہ۔

مزید برآں، وبا کے حالات میں تعمیرات کے شعبے کو اس میں روزگار کے وسیع مواقع پیدا کرنے کے امکانات کی وجہ سے حکومت کی جانب سے بعض ترغیبات دی گئیں۔[31]

عائد ضوابطی پابندیاں ہیں۔ اس طرح مالی سال 20ء میں کورونا وائرس کی عالمی وبا سے متعلق خصوصی حالات میں پاکستان دفتر شماریات کی جانب سے چھوٹے

جدول 2.13: صنعتی شعبے کی کارکردگی

	وزن.	جولائی تا فروری		مارچ تا جون		پورا سال	
		م س19ء	م س20ء	م س19ء	م س20ء	م س19ء	م س20ء
بڑے پیمانے کی اشیاسازی	70.3	-1.6	-2.9	-3.7	-24.0	-2.3	-10.0
ٹیکسٹائل	20.9	-0.1	0.4	0.1	-31.8	-0.1	-10.4
سوتی دھاگہ	13	0.0	0.1	0.1	-32.6	0.0	-10.8
سوتی کپڑا	7.2	0.1	0.2	0.5	-32.4	0.2	-10.7
پٹ سن کی اشیا	0.3	-12.4	4.3	-4.0	-16.0	-9.5	-3.1
غذا	12.4	-1.0	1.1	-13.9	-10.3	-5.6	-2.6
چینی	3.5	-8.2	10.3	-38.9	-49.9	-19.9	-7.2
سگریٹ	2.1	9.0	-31.2	-9.5	-6.8	2.8	-24.1
نباتی گھی	1.1	2.5	5.7	5.1	-0.1	3.3	3.8
خوردنی تیل	2.2	3.0	7.4	5.3	11.8	3.7	8.8
مشروبات	0.9	-2.1	-10.0	3.0	-13.8	-0.2	-11.5
پیٹرولیم مصنوعات	5.5	-5.5	-13.6	-13.5	-32.9	-8.4	-20.1
فولاد	5.4	-10.3	-7.0	-13.2	-39.6	-11.2	-17.4
غیر دھاتی معدنیات	5.4	-4.0	4.4	0.7	-14.3	-2.4	-2.2
سیمنٹ	5.3	-4.5	4.3	0.0	-13.7	-3.0	-2.0
گاڑیاں	4.6	-6.0	-35.1	-23.0	-64.8	-11.8	-43.8
جیپیں اور کار	2.8	1.3	-45.7	-21.4	-78.8	-6.2	-54.8
کھاد	4.4	4.9	6.0	13.4	1.4	7.7	4.4
دواسازی	3.6	-8.7	-5.2	-7.5	2.5	-8.3	-2.7
کاغذ	2.3	-3.2	5.1	-4.8	-3.4	-3.7	2.3
الیکٹرونکس	2	36.0	-7.8	118.3	-67.8	59.4	-31.2
کیمیکلز	1.7	-3.9	0.5	-4.5	-19.8	-4.1	-6.4
کاسٹک سوڈا	0.4	-2.5	-3.8	-18.9	-23.6	-8.7	-10.4
چمڑے کی مصنوعات	0.9	0.0	10.1	-6.7	-45.6	-2.4	-9.1

ڈیٹا کا ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

کان کنی کے شعبے کی پیداوار میں کمی کا اہم سبب رکازی ایندھنوں کی پیداوار میں کمی تھی۔ خام تیل اور قدرتی گیس کی پیداوار میں بالترتیب 10.6 اور 6.4 فیصد کمی ہوئی۔ ان اجناس کی پیداوار میں کمی کی وجوہات میں دریافت کی سرگرمیوں میں کمی، توانائی کی مصنوعات کی طلب کا سست ہونا اور ملک کی اپ اسٹریم ریفائنریوں میں فرنس آئل کی پیداوار پر

پیمانے کی صنعتوں کے لیے عام طور پر استعمال ہونے والے معین نمواخذ کرنے کے طریقہ کار کو استعمال نہیں کیا گیا۔ اس کے بجائے مفصل شعبہ جاتی تجزیہ کیا گیا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس شعبے کی پیداوار سست رفتاری کے بعد 1.5 فیصد نمو حاصل کر سکی۔ کاٹیج انڈسٹری کے لیے ساکن قیمتوں پر خام

[31] ماخذ: ٹیکس قوانین (ترمیم) نمبر 1 برائے 2020ء، قانون و انصاف ڈویژن مراسلہ ایف نمبر 1(1)/2020ء بتاریخ 19 اپریل 2020ء، فیڈرل بورڈ آف ریونیو۔

جدول2.14: گاڑیوں کے شعبے کی پیداوار

	پیداواری اکائیوں کی تعداد				نمو	
	م س17ء	م س18ء	م س19ء	م س20ء	م س19ء	م س20ء
تمام کاریں	167,405	195,895	191,526	89,875	2.2-فیصد	53.1-فیصد
کاریں800 سی سی سے کم	38,311	47,199	32,121	33,786	31.9- فیصد	5.2 فیصد
کاریں800 سے1000 سی سی کے درمیان	35,313	49,848	56,760	17,905	13.9 فیصد	68.5- فیصد
کاریں1000 سی سی سے زائد	93,781	98,848	102,645	38,184	3.8 فیصد	62.8-فیصد
کھیلوں میں یوٹیلٹی کی حامل گاڑیاں	3,530	13,364	7,525	3,564	43.7- فیصد	52.6-فیصد
چھوٹی کمرشل گاڑیاں	43,796	50,934	42,182	16,518	17.2-فیصد	60.8- فیصد
ٹرک	7,712	9,187	6,035	2,945	34.3- فیصد	51.2- فیصد
بسیں	1,118	784	913	532	16.5 فیصد	41.7- فیصد
ٹریکٹر	53,975	71,894	49,902	32,608	30.6- فیصد	34.7- فیصد
موٹربائیک	1,632,965	1,928,757	1,766,423	1,370,417	8.4-فیصد	22.4-فیصد

ڈیٹا کا ماخذ: پی اے ایم اے

قدر اضافی کے تخمینے اخذ کرنے کے لیے تقریباً 8.2 فیصد معین شرح نمو کو استعمال کیا گیا تھا۔[32]

بڑے پیمانے کی اشیا سازی

مالی سال20ء کے دوران بڑے پیمانے کی اشیاسازی کے شعبے میں پیش رفتوں کی زیادہ وضاحت اسے دو مرحلوں میں تقسیم کرنے سے ہوتی ہے۔ کورونا وائرس سے قبل کی مدت جولائی2019ء تا فروری2020ء جبکہ دوسری مدت میں بقیہ مالی سال20ء کا احاطہ کیا گیا۔[33] بڑے پیمانے کی اشیا سازی کورونا وائرس کی مدت سے قبل ابتدائی بحالی کی کچھ علامات ظاہر کر رہی تھی، کچھ صنعتوں (جیسے پیٹرولیم اور فولاد) میں سکڑنے کا عمل پست ترین سطح تک پہنچ گیا تھا جبکہ دیگر کی رفتار بڑھنا شروع ہوگئی تھی جیسے ٹیکسٹائل، چمڑا، کھاد، سیمنٹ، غذا اور کاغذ۔ کورونا وائرس کے انفیکشن میں تیزی سے اضافے اور لاک ڈاؤن کے نفاذ کے نتیجے میں مینوفیکچرنگ کی تقریباً تمام سرگرمیاں اچانک رک گئی تھیں۔ اس کے نتیجے میں قبل ازیں بہتر کارکردگی دکھانے والے شعبے بھی منفی نمو کی حدود میں آگئے (**جدول2.13**)۔

گاڑیوں کی صنعت

بڑے پیمانے کی اشیاسازی کے اشاریے کی کمی میں سب سے بڑا حصہ گاڑیوں کے شعبے کا تھا۔ مالی سال20ء میں گاڑیوں کی صنعت میں 43.8 فیصد سکڑاؤ ہوا جبکہ گذشتہ برس بھی 11.8 فیصد کمی دیکھی گئی تھی۔ پاکستانی روپے کی قدر میں کمی، ٹیکسوں کے ساتھ شرح سود میں اضافہ اور مجموعی اقتصادی سست رفتاری جیسے معاشی استحکام کے اقدامات کی وجہ سے وبا سے قبل ہی اس شعبے میں سکڑنے کا رجحان جاری تھا۔ کورونا وائرس کے بعد لاک ڈاؤن کے منفی اثرات سے صورت حال بگڑ گئی کیونکہ لاک ڈاؤن نے پیداواری سرگرمیوں پر منفی اثر ڈالا۔ اعداد و شمار بلحاظ قسم سے پتہ چلتا ہے کہ کار کے اکثریتی زمروں کی پیداوار کمی کے بعد تقریباً گذشتہ برس کی نصف سطح پر آ گئی (**جدول2.14**)۔

رسد کے لحاظ سے لاگت میں تیزی سے اضافہ دیکھا گیا۔ پاکستانی روپے کی قدر میں کمی اور ڈیوٹیوں میں اضافہ گاڑیوں کی قیمتوں کے بڑھنے پر منتج ہوا۔ مالی سال20ء میں امریکی ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں اوسطاً 13.9 فیصد کمی ہوئی جبکہ مالی سال19ء میں اس کی قدر 19.3 فیصد تک گری تھی۔ گاڑیوں کی صنعت میں مقامیت پسندی کی پست سطح کی وجہ سے اسمبلرز صارفین کو درآمدی لاگتوں میں اضافہ منتقل کرنے پر مجبور ہو گئے۔ مزید

[32] یہ معین شرح نمو مالی سال97ء اور مالی سال07ء کے دوران چھوٹی اور گھرانوں کی مینوفیکچرنگ کی صنعتوں کے انٹر سروے سالانہ مرکب شرح نمو پر مبنی تھی۔

[33] حکومت نے مارچ2020ء میں نقل و حرکت پر پابندیاں عائد کر دی تھیں۔

بر آں، حکومت نے وفاقی ایکسائز ڈیوٹی عائد کی اور اضافی کسٹم ڈیوٹی کو بڑھا دیا، جس کا نتیجہ گاڑیوں کی قیمتوں میں مزید اضافے کی صورت میں بر آمد ہوا۔

کورونا وائرس سے قبل کی مدت میں طلب کو محدود کرنے والے عوامل میں صارفین کی قوت خرید میں کمی اور ایندھن کی قیمتوں میں بلند اضافہ شامل تھے۔ مالی سال20ء میں پیٹرول اور ڈیزل کی قیمت مالی سال19ء کے مقابلے میں بلند سطح پر رہی۔ اسی طرح ٹائروں اور لبریکینٹس جیسے گاڑیوں کے لوازمات کی قیمتوں میں بھی تیزی سے اضافہ ہوا جس سے گاڑیوں کی مرمت کی لاگت بڑھ گئی۔ مالیاتی لحاظ سے سرکاری شعبے میں استعمال کے لیے گاڑیوں کی خریداری پر پابندی (علاوہ موٹر سائیکل) جیسے کفایت شعاری کے اقدامات بھی اس کی طلب مزید کمزور کرنے کا باعث بنے۔[34] اس پابندی کا اطلاق حکومت کے جاری اور ترقیاتی اخراجات دونوں پر کیا گیا۔

کورونا وائرس کی عالمی وبا پھیلنے کے بعد اپریل 2020ء میں پیداوار مکمل طور پر روک دی گئی اور جب اگلے مہینوں میں اسمبلنگ شروع کی گئی تو اس صنعت نے اپنی نصب شدہ استعداد سے کافی نیچے رہتے ہوئے کام کیا۔ کورونا وائرس کے باعث پیدا شدہ یہ صورت حال صرف پاکستان تک محدود نہیں تھی۔ دنیا بھر میں گاڑیوں کی پیداوار میں کمی ہوئی کیونکہ بیروزگاری کی سطح میں تیزی سے اضافے کے نتیجے میں طلب گھٹ گئی۔ گاڑیوں کی عالمی صنعت کے تمام اہم فریق، کیا (kia) اور ہانڈائی کے علاوہ، آپریٹنگ نقصانات کی پیش گوئی کر رہے تھے۔[35] امریکہ اور یورپی یونین میں گاڑیوں کی پیداوار میں 2020ء کے دوران 25 فیصد کمی کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔[36]

تعمیرات سے منسلک صنعتیں

مالی سال19ء میں کمی کے بعد مالی سال20ء میں فولاد اور سیمنٹ کی صنعتوں میں مزید سکڑاؤ دیکھا گیا۔ فولاد میں کمی زیادہ شدت کی حامل تھی کیونکہ اسے مسلسل دوسرے برس دوہندسی سکڑاؤ کا سامنا کرنا پڑا۔ تاہم، سیمنٹ کا شعبہ بھی کورونا وائرس کی آمد سے پہلے اچھی کارکردگی دکھا رہا تھا، لیکن اسے بھی لاک ڈاؤن کے نفاذ کے بعد پیداوار میں کمی کا سامنا کرنا پڑا۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ سیمنٹ اور فولاد کے شعبوں میں کمی (**جدول 2.13**) تعمیرات کی صنعت کے سکڑاؤ سے ہم آہنگ نہیں ہے (**جدول 2.12**)۔ ممکنہ طور پر یہ فرق قومی آمدنی کھاتوں میں ڈیٹا رپورٹنگ کے میعادی افق (time horizon) سے برآمد ہوا ہے، جو تعمیراتی صنعت کے معاملے میں جولائی تا مارچ مالی سال20ء تک محیط ہے، جبکہ بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے شعبے میں سیمنٹ اور فولاد کی رپورٹنگ مدت پورے مالی سال پر مشتمل ہے۔

بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے اعداد و شمار اور اس کے قرض گیری کے رجحان کا تجزیہ کم از کم نجی شعبے میں تعمیراتی سرگرمیوں کی سست رفتاری کا عکاس ہے۔ مالی سال19ء میں مکانات کی تعمیر کے لیے صارفی مالکاری میں 10.4 ارب روپے کی توسیع کے بعد مالی سال20ء میں 9.3 ارب روپے کی خالص واپسی دیکھی گئی۔ اسی طرح، رئیل اسٹیٹ ڈویلپرز کی جانب سے قرض گیری مالی سال19ء کے 8.6 ارب روپے سے کم ہو کر مالی سال20ء میں 2.6 ارب روپے رہ گئی، جس کا اہم سبب معین سرمایہ کاری قرضوں کی طلب میں کمی تھی (**باب 3**)۔ کورونا وائرس کی صورت حال پر مبنی تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ اس وبا کے بعد اس صنعت کی صورت حال میں مزید بگاڑ آیا ہے۔ شرح سود میں اضافے اور نان ٹیکس فائلرز کے جائیداد کی خریداری پر پابندی نے کورونا وائرس سے پہلے مکاناتی قرضوں کی طلب کو متاثر کیا تھا جبکہ وبا کی مدت میں محدود نقل و حرکت اور آمدنیوں میں نقصانات سے طلب میں مزید کمی آگئی۔

مالی سال20ء میں فولاد کی صنعت میں کمی کا رجحان گہرا ہو گیا۔ مکانات کی طلب سست ہونے کے ساتھ گاڑیوں کی صنعت کے سکڑاؤ نے بھی فولاد کی پیداوار کم کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ زیادہ تر تعمیراتی سرگرمیوں میں استعمال ہونے

---

[34] کفایت شعاری اقدامات برائے مالی سال20-2019ء، آفس میمورینڈم نمبر:7(1)812-2016/Exp.IV، فنانس ڈویژن، حکومت پاکستان۔

[35] ماخذ: کورونا وائرس کے حالات میں گاڑیوں کا شعبہ، ایس اینڈ پی گلوبل: https://www.spglobal.com/en/research-insights/featured/auto-sector-amid-covid-19۔

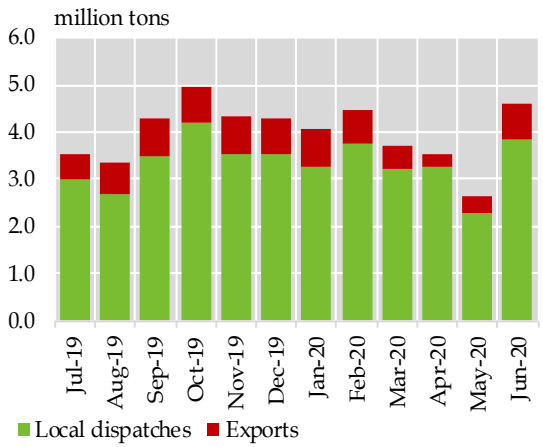
[36] ماخذ: یورپین آٹوموبائل مینوفیکچررز ایسوسی ایشن، https://www.acea.be/press-releases/article/eu-car-sales-forecast-2020-record-drop-of-25-expected-this-year-says-acea

کریڈٹ: عام سوالات۔ سوال و جواب: کورونا وائرس اور گاڑیوں کی صنعت۔۔ آگے کیا ہے؟ ایس اینڈ پی گلوبل ریٹنگز https://www.spglobal.com/ratings/en/research/articles/200609-credit-faq-q-a-covid-19-and-the-auto-industry-what-s-next-11518344

والی لمبی فولادی مصنوعات کی پیداوار میں بھی تیزی سے کمی آئی۔ مزید برآں، کم طلب کی وجہ سے گاڑیوں کے شعبے نے پورا سال چپٹے فولاد کے پیداکنندگان پر منفی اثرات مرتب کیے۔

سال کے دوران کورونا وائرس کے پھیلنے سے قبل سیمنٹ کے شعبے کی پیداوار میں بتدریج نمو ہوئی۔ مالی سال20ء کی پہلی سہ ماہی میں سست رفتاری کے بعد اگلی دو سہ ماہیوں میں سیمنٹ کی صنعت کی پیداوار مثبت ہونا شروع ہوگئی تھی۔ شمالی علاقوں میں مقامی فروخت میں تیزی اور جنوب میں برآمدات پر مبنی سرگرمی سے نمو کو تقویت ملی۔ اس مدت کے دوران مقامی ترسیلات میں اضافے سے بھی خصوصاً پنجاب اور خیبرپختونخوا میں تعمیرات سے منسلک صنعتوں میں بتدریج بحالی کی نشاندہی ہوتی ہے۔ دوسری جانب بین الاقوامی منڈیوں میں 'پورٹ لینڈ' سیمنٹ کے مینوفیکچرنگ میں پیدا ہونے والی کلنکر کی برآمدات کی رفتار بڑھ گئی۔ تاہم کورونا وائرس پھیلنے کے بعد مالی سال20ء کی چوتھی سہ ماہی میں سیمنٹ کی پیداوار میں کمی آنا شروع ہوگئی۔ مقامی ترسیلات گر گئیں جبکہ برآمدات میں بھی کمی کا سامنا کرنا پڑا، تاہم مالی سال20ء کی چوتھی سہ ماہی کے آخر میں پابندیوں کے نرم ہوتے ہی یہ تیزی سے بحال ہو گئیں (**شکل 2.9**)۔

شکل 2.9: سیمنٹ کی فروخت



Source: All Pakistan Cement Manufacturers Association

کھاد

مالی سال20ء میں کھاد کے شعبے کی پیداوار میں 4.4 فیصد توسیع ہوئی جس کا سبب یوریا کی بڑی فرموں کی متاثر کن کارکردگی اور کسی حد تک کھاد کی دیگر مصنوعات کی پیداوار میں بحالی تھی (**جدول 2.13**)۔[37] یہ ان چند صنعتوں میں سے ایک تھی جو کورونا وائرس کے لاک ڈاؤن سے محفوظ رہیں، جس سے انہیں اچھی پیداوار کے حصول میں مدد ملی۔ کھاد کی مصنوعات کی طلب بڑی حد تک مستحکم رہی کیونکہ زرعی شعبے کی معاشی سرگرمیاں، شہری مراکز میں نقل و حمل جیسی سخت پابندیوں سے مستثنیٰ رہیں۔

مالی سال20ء میں یوریا کے بڑے پروسیسنگ یونٹوں کی پیداوار میں 8.4 فیصد اضافہ ہوا جبکہ مالی سال19ء میں معمولی نمو دیکھنے میں آئی تھی۔ یہ ان پلانٹس کی جانب سے بلند ترین پیداوار تھی۔ قدرے چھوٹے یونٹوں کے ساتھ مل کر کھاد کی پیداوار ملکی تاریخ میں پہلی مرتبہ 6 ملین ٹن کی سطح سے تجاوز کر گئی (**شکل 2.10**)۔ گیس کی رسد میں تعطل کی وجہ سے چھوٹے یونٹوں کی پیداوار گر گئی۔ تاہم ان تنصیبات کی کم پیداوار نے مجموعی پیداوار کو متاثر نہیں کیا کیونکہ صنعت میں ان کا حصہ معمولی رہا (مالی سال20ء میں 6.3 فیصد)۔ چونکہ اس مدت کے دوران نصب شدہ استعداد میں اضافہ نہیں ہوا تھا، اس لیے کارکردگی کو بڑے یوریا پلانٹس کی آپریشنل کارگزاری سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔[38]

یوریا کے علاوہ دیگر کھادوں کی پیداوار میں بھی بحالی ہوئی۔ گذشتہ دو برسوں میں کمی کے بعد مالی سال20ء میں اس شعبے 9.8 فیصد نمو ہوئی۔ کیلشیم امونیم نائٹریٹ اور نائٹروفاسفیٹ کی پروسیسنگ میں دو ہندسی نمو (بالترتیب 20.4 اور 31.3 فیصد) دیکھی گئی، جس نے ڈی امونیم فاسفیٹ، سنگل سپر فاسفیٹ اور دیگر نائٹروجن فاسفورس پوٹاشیم مصنوعات کی مکمل تلافی کر دی۔

غذا

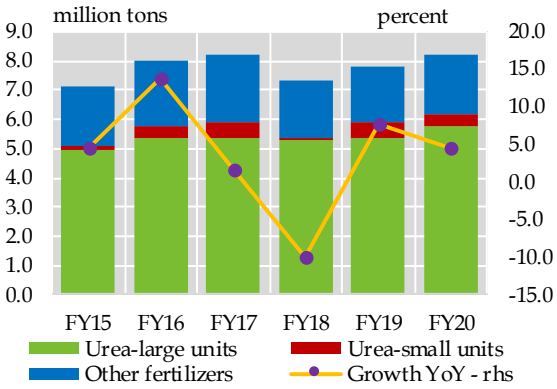
مالی سال20ء میں غذائی صنعت میں 2.6 فیصد سکڑاؤ ہوا جبکہ گذشتہ برس 5.6 فیصد کمی دیکھنے میں آئی تھی۔ غذائی پروسیسنگ گروپ کی بیشتر سرگرمی تمباکو، چینی اور خوردنی تیل کی صنعتوں میں مرتکز ہے۔ مالی سال20ء

[37] اس سیکشن میں یوریا کی پیداوار مالی سال کی بنیادوں پر ہے، جبکہ باب کے زرعی سیکشن میں پہلے کی گئی بحث یوریا کے استعمال اور فصل کے موسموں سے متعلق ہے، جس سے اعداد و شمار میں ظاہری فرق کی عکاسی ہوتی ہے۔ مزید برآں، سال بسال نمو بڑے پیمانے کی اشیاسازی سے معمولی سی مختلف ہے۔

[38] ماخذ: (1) ششماہی مالی گوشوارے، 30 جون 2020ء، فوجی فرٹیلائزر کمپنی لمیٹڈ اور (2) ششماہی رپورٹ 2020ء، اینگرو فرٹیلائزر۔

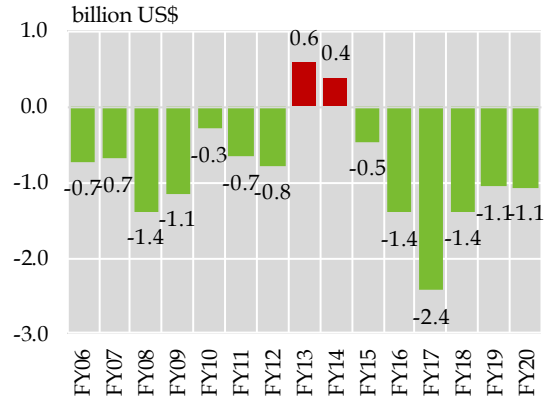
میں خوردنی تیل کی صنعت میں گذشتہ برس سے ہم آہنگ توسیع ہوئی۔ دوسری جانب مالی سال20ء میں چینی اور تمباکو کی پیداوار گذشتہ برس کی نسبت کم رہی۔

شکل2.10: کھاد کی پیداوار اور نمو



Source: National Fertilizer Development Centre

شکل2.11: خالص غذائی برآمدات



Source: Pakistan Bureau of Statistics

ان حالات میں تجارتی توازن میں بہتری کے باوجود مالی سال20ء میں مالیت کے لحاظ سے پاکستان غذا کے حوالے سے خالص درآمد کنندہ رہا۔ غذائی تجارتی توازن گذشتہ برس کی منفی 1.1 ارب ڈالر کی سطح پر رہا(**شکل2.11**)۔ جیسا کہ اسٹیٹ بینک کی پچھلی سالانہ رپورٹ برائے مالی سال19ء میں بھی اجاگر کیا گیا تھا، غذائی سلامتی کے نقطہ نظر سے پاکستان جیسی زرعی معیشت کے لیے غذائی درآمدات کا رجحان خوش آئند نہیں۔ جدت طرازی کے فقدان اور زرعی شعبے میں کم پیداواریت نے غذائی پروسیسنگ کے شعبے پر منفی اثرات مرتب کیے۔ مثلاً، ملک میں روغنی بیجوں کی قدرے کم یافتیں خوردنی تیل پروسیسنگ کی ملکی صنعت کو پام آئل اور روغنی بیجوں کی درآمدات کا محتاج بنا دیتی ہیں۔ اس سے نہ صرف صنعت کی نمو محدود ہو جاتی ہے کیونکہ یہ صرف ملکی طلب پوری کرتی ہے بلکہ اس پر زرمبادلہ کی بھاری لاگت بھی برداشت کرنا پڑتی ہے۔ اسی طرح، دالوں اور دودھ کی کم یافت بھی ان اجزا کی درآمدات کو ضروری بنا دیتی ہے۔

اسی طرح مالی سال20ء میں سگریٹ کی پیداوار میں کمی کو دو سطحوں پر مشتمل ایکسائز ڈیوٹی دوبارہ متعارف کرانے سے منسوب کیا جا سکتا ہے جسے تین سطحوں پر مشتمل ساخت کی جگہ لایا گیا اور جو گذشتہ دو برسوں سے عائد تھی (**جدول2.15**)۔ مزید برآں گذشتہ برس کے مقابلے میں ڈیوٹی میں خاصا اضافہ ہو گیا۔ اس اقدام کا مقصد تمباکو کے استعمال کی حوصلہ شکنی کے ساتھ ساتھ محصولات میں اضافہ کرنا تھا۔ سگریٹ کے استعمال کی غیر لچکدار نوعیت کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ دلیل دی جا سکتی ہے کہ تمباکو کے استعمال میں کمی نہیں ہو سکی اور ممکن ہے کہ اس عامل نے صارفین کو رسمی منڈی کے بجائے غیر رسمی منڈی سے رجوع کرنے کی ترغیب دی ہو۔

جدول2.15: سگریٹ پر وفاقی ایکسائز ڈیوٹی میں تبدیلیاں

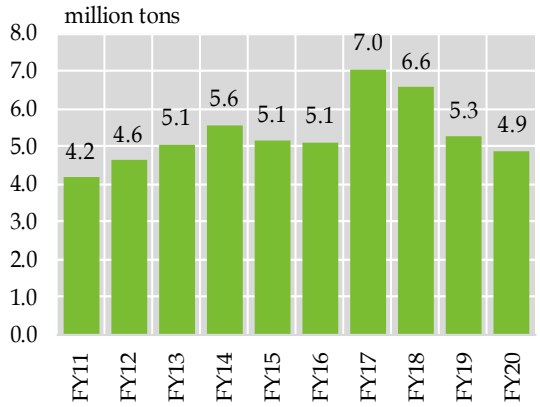
میعاد	سطح	(قیمت=ق، پاکستانی روپے میں/1000 سگریٹ)	ایف ای ڈی
جون16ء	سطح اول	4000 سے زیادہ	3436
	سطح دوم	4000 سے کم	1534
مئی17ء	سطح اول	4500 سے زیادہ	3740
	سطح دوم	2925 سے کم ق 4500 سے کم	1670
	سطح سوم	2925 سے کم	800
اپریل18ء	سطح اول	4500 سے زیادہ	3964
	سطح دوم	2925 سے کم ق 4500 سے کم	1770
	سطح سوم	2925 سے کم	848
ستمبر18ء	سطح اول	4500 سے زیادہ	4500
	سطح دوم	2925 سے کم ق 4500 سے کم	1840
	سطح سوم	2925 سے کم	1250
جون19ء	سطح اول	5960 سے زیادہ	5200
	سطح دوم	5960 سے کم	1650

ڈیٹا کا ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو

چینی کی صنعت کی پیداوار میں 7.2 فیصد کمی ہوئی جبکہ گذشتہ برس یہ 19.9 فیصد گری تھی (**شکل2.12**)۔ خام مال (گنا) کی کم دستیابی خراب نتائج

کی بنیادی وجوہات میں سے ایک ہے۔ مالی سال20ء میں گنے کی پیداوار میں1.4فیصد کمی ہوئی جس نے چینی پروسیسنگ کرنے والی اپ اسٹریم صنعت کو براہ راست متاثر کیا۔ اس کا سراغ مالی سال20ء میں اس فصل کے زیر کاشت رقبے میں کمی سے ملتا ہے جو 1.0 ملین ہیکٹر رہا، جبکہ گذشتہ برس1.1 ملین ہیکٹر زتھا۔

شکل2.12: چینی کی پیداوار کا رجحان

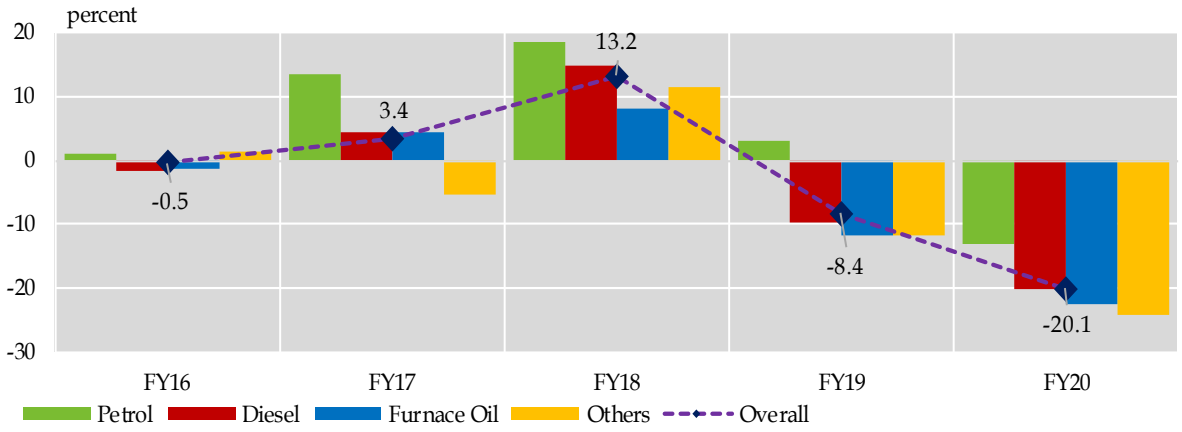


Source: Pakistan Bureau of Statistics

نقل وحمل پر عائد پابندیوں نے توانائی مصنوعات کی طلب کو کمزور کر دیا جس کے اس صنعت پر منفی اثرات مرتب ہوئے۔ بالآخر مالی سال20ء میں پیداوار20.1فیصد تک گر گئی جبکہ گذشتہ برس8.4فیصد تک سکڑی تھی (**شکل2.13**)۔

مالی سال19ء میں11.9 فیصد کمی کے بعد رواں مالی سال میں فرنس آئل کی پیداوار میں مزید22.6فیصد کمی ہوئی جو فرنس آئل سے چلنے والے بجلی گھروں پر انحصار کم کرنے کی حکومتی پالیسی کا نتیجہ تھا۔ آبی ذرائع اور کوئلے سے بجلی کی پیداوار میں اضافہ فرنس آئل سے چلنے والے بجلی گھروں پر انحصار میں کمی کا باعث بنا(**شکل2.14**)۔ توانائی کے آمیزے میں سے فرنس آئل کا مرحلہ وار خاتمہ تشویش کا باعث ہونا چاہیے کیونکہ متعدد ریفائنریوں کے پیداواری پروسیس بڑی حد تک پرانے ہیں اور وہ ماحولیاتی لحاظ سے نقصان دہ بلند سلفر کے حامل فرنس آئل کی بھاری پیداوار دے سکتے ہیں۔[39] چونکہ ریفائنری اپ گریڈیشن کا عمل مکمل ہونے میں برسوں لگ جاتے ہیں، اس لیے ریفائنریوں کی جانب سے اپنے پلانٹس کی جدت طرازی کے لیے سرمایہ کاری میں مزید تاخیر سے مستقبل قریب میں پیٹرولیم مصنوعات کے شعبے کی کارکردگی متاثر ہوگی۔

شکل2.13: پیٹرولیم کی صنعت، پروڈکٹ کے لحاظ سے نمو(سالانہ سال بسال، م س16ء تا م س20ء)



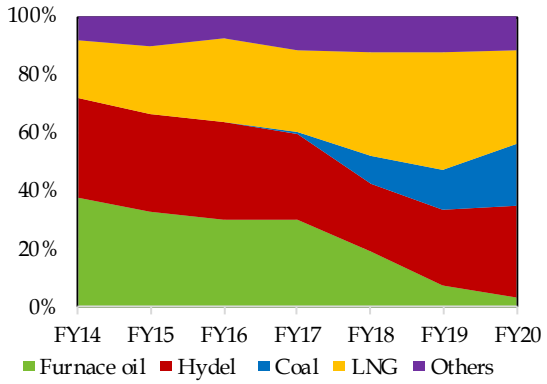
Source: Pakistan Bureau of Statistics

پیٹرولیم

پیٹرولیم کی صنعت کو پہلے ہی فرنس آئل کی پیداوار پر پابندیوں اور کورونا وائرس سے قبل معاشی سست رفتاری کا سامنا تھا۔ کورونا وائرس پھیلنے کے بعد

[39] ماخذ: وزارت خزانہ (2020)ء توانائی، پاکستان اقتصادی سروے، اسلام آباد، وزارت خزانہ (صفحہ 273 تا285)۔

شکل 2.14: بجلی کی پیداوار میں ذرائع کا حصہ



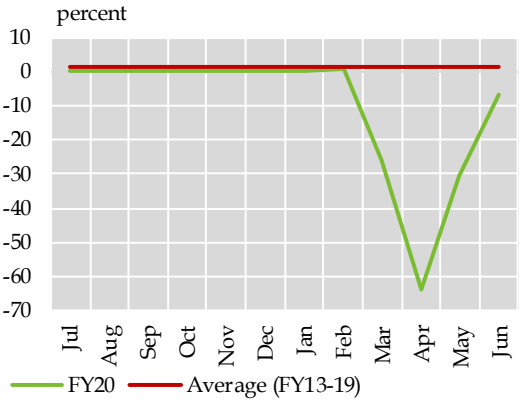
Source: NEPRA

ٹیکسٹائل اور چمڑا

کورونا وائرس سے پہلے کی مدت میں ٹیکسٹائل کا شعبہ استحکام کی علامات کا عکاس تھا کیونکہ گذشتہ برس کے برعکس اس نے مثبت نمو دکھائی تھی۔ جولائی تا فروری مالی سال 20ء کی مدت میں ٹیکسٹائل کے شعبے کی پیداوار میں 0.4 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 0.1 فیصد کمی ہوئی تھی۔ مارکیٹ پر مبنی شرح مبادلہ کے نظام، یورپی یونین تک بدستور رعایتی رسائی اور امریکہ چین تجارتی کشیدگی جیسے عوامل نے ملکی ٹیکسٹائل کی صنعت کی مسابقت بڑھانے میں کلیدی کردار ادا کیا (**باب 6**)۔

ٹیکسٹائل کے شعبے میں بحالی کی علامات کی مزید عکاسی برآمدی ڈیٹا سے بھی ہوتی ہے جو مالی سال 14ء کے بعد پہلی ششماہی میں ہونے والی بلند ترین نمو تھی۔ خصوصاً، ملبوسات کے جز کی سرگرمیوں میں اضافہ ہوا۔ چونکہ چین کو دیگر ممالک کے مقابلے میں کورونا وائرس کی شروعات اور اس کے بعد لاک ڈاؤن کا پہلے سامنا کرنا پڑا تھا، اس لیے پاکستان اور ٹیکسٹائل کے چند دیگر برآمد کنندگان مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی کے آغاز میں کچھ مغربی منڈیوں میں اپنے حصے کو بڑھانے میں کامیاب رہے۔ تاہم یہ اضافہ مختصر مدتی ثابت ہوا کیونکہ حکومت نے مارچ کے آخر تک کورونا وائرس کے پھیلاؤ پر قابو پانے کے لیے لاک ڈاؤن نافذ کر دیا تھا (**شکل 2.15**)۔ نتیجتاً "عظیم لاک ڈاؤن" کے تحت برآمد کنندگان کو آرڈرز ملنا بند ہو گئے۔ طلب اور رسد دونوں کے متاثر ہونے کی وجہ سے ٹیکسٹائل کا شعبہ اپنی نمو کی رفتار برقرار نہیں رکھ سکا اور تیزی سے سکڑ گیا۔ کورونا وائرس کا نتیجہ مالی سال 20ء میں پیداوار میں 10.4 فیصد سکڑاؤ کی صورت میں نکلا جبکہ گذشتہ برس اس میں تقریباً صفر نمو ہوئی تھی۔ مالی سال 20ء کی چوتھی سہ ماہی میں سہ ماہی بنیادوں پر پیداوار ایک تہائی سے زیادہ سکڑ گئی، جس سے مالی سال 20ء کی مجموعی نمو نیچے آ گئی۔

شکل 2.15: ٹیکسٹائل کے شعبے میں نمو (ماہانہ، سال بسال)



Source: Pakistan Bureau of Statistics

چمڑے کی صنعت کی پیش رفتیں بھی اس سے مختلف نہیں تھیں۔ جولائی تا فروری مالی سال 20ء کے دوران صنعت کی پیداوار میں 10.1 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس معمولی نمو ہوئی تھی۔ چمڑے کی اشیا کی برآمدی آرڈرز میں خاصی نمو سے چمڑے کی صنعت میں ملکی پیداوار کی وضاحت کی جا سکتی ہے۔ کورونا وائرس کے آغاز سے قبل ایک اور خوش آئند پیش رفت برآمدات کو متنوع بناتے ہوئے یورپی یونین کی روایتی منڈیوں کے بجائے آسٹریلیا، برازیل اور امریکہ جیسے ممالک کا رخ کرنا تھا۔

الیکٹرونکس

مالی سال 20ء میں الیکٹرونکس شعبے کی پیداوار میں 34.8 فیصد سکڑاؤ ہوا جبکہ اس کے مقابلے میں گذشتہ برس 59.4 فیصد کی متاثر کن نمو ہوئی تھی۔ گذشتہ برس کی کارکردگی کو برقی موٹروں کی پیداوار میں توسیع سے منسوب کیا جا سکتا ہے۔ اس اضافے کا سبب زرعی شعبے میں پانی نکالنے کے پمپوں، خصوصاً شمسی توانائی سے چلنے والے پمپوں کی طلب میں اضافہ تھا۔ تاہم بظاہر ان موٹروں کی منڈی کی سیر شدگی کے باعث مالی سال 20ء میں اس کی نمو رک گئی۔

مزید برآں، الیکٹرونکس کا شعبہ بھی خصوصاً لاک ڈاؤن کے دوران صارفی الیکٹرونکس کی کمزور طلب سے متاثر ہوا۔ چونکہ ملک میں ریٹیل مارکیٹیں بند ہوئیں اور طلب میں کمی آ گئی تھی، لہٰذا پائیدار صارفی اشیا کی پیداوار بھی گر گئی۔ کورونا وائرس سے پہلے کی مدت میں ڈیپ فریزر کی پیداوار میں 7.0 فیصد نمو

درج کی گئی جبکہ ایئرکنڈیشنر اور ریفریجریٹر کی نمو بالترتیب 29.3 فیصد اور 14.4 فیصد گر گئی۔ تاہم، مالی سال20ء کے آخر تک ڈیپ فریزر، ایئرکنڈیشنر اور ریفریجریٹر کی پیداوار میں بالترتیب 57.7، 58.3 اور 33.9 فیصد کمی واقع ہوئی۔

2.4 خدمات

مالی سال19ء میں خدمات کے شعبے کو پہلے ہی قابل ذکر سست رفتاری کا سامنا تھا اور اس نے صرف 3.8 فیصد نمو درج کی جبکہ اس کے مقابلے میں مالی سال16ء تامالی سال18ء کی پچھلی مدت میں 6.2 فیصد کی اوسط نمو ہوئی تھی۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ مالی سال20ء میں خدمات کا شعبہ پہلے ہی صنعتی شعبے کے ساتھ ساتھ درآمدات کی سست رفتاری کے اثرات محسوس کر رہا تھا۔ بالآخر کورونا وائرس کی شروعات نے خدمات کے شعبے کی نمو کو 0.6- فیصد تک محدود کر دیا۔ پاکستان کی معاشی تاریخ میں اس کمی کی نظیر نہیں ملتی۔

جدول 2.16: خدمات کے شعبے کی کارکردگی

فیصد

	جی ڈی پی میں حصہ م س20ء	نمو م س19ء ن	نمو م س20ء ع
تھوک اور خردہ تجارت	18.2	1.1	-3.4
ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری اور مواصلات	12.3	4.6	-7.1
مالیات اور بیمہ	3.6	5.0	0.8
مکاناتی خدمات	7.0	4.0	4.0
عمومی حکومتی خدمات	8.6	5.2	3.9
دیگر نجی خدمات	11.8	5.8	5.4
خدمات	**61.4**	**3.8**	**-0.6**

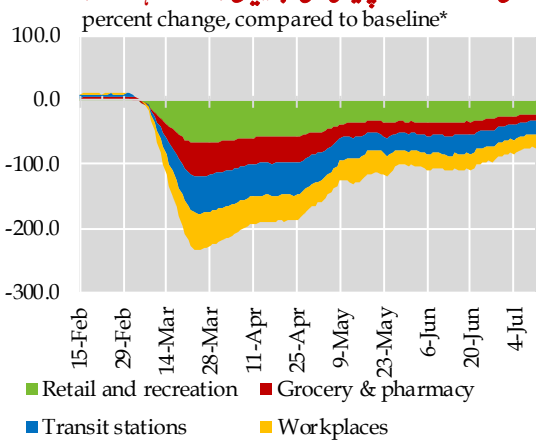
ن: نظر ثانی شدہ۔ ع: عبوری۔

ڈیٹا کا ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

جی ڈی پی میں 18.2 فیصد حصہ رکھنے والے تھوک اور خردہ تجارت کے جز میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی اور درآمدات کے سکڑنے کی وجہ سے مالی سال20ء کے دوران 3.4 فیصد منفی نمو درج کی گئی (**جدول 2.16**)۔ درآمدات کے سکڑنے کا سبب معاشی استحکام کے تسلسل کی پالیسیاں تھیں جن میں زری سخت گیری اور مارکیٹ پر مبنی شرح مبادلہ کے نظام کو اختیار کرنا شامل ہے۔ اسی طرح، مالی سال20ء کے آغاز پر حکومت کی جانب سے شروع کی جانے والی دستاویزیت کے خلاف تجارتی تنظیموں کی جانب سے مزاحمت کی گئی اور یہ اختلافات آخر اکتوبر 2019ء تک برقرار رہے، جب بالآخر تمام فریقوں کے درمیان ایک سمجھوتے پر اتفاق رائے ہو گیا۔

مزید برآں، کورونا وائرس پھیلنے اور ملک گیر سخت لاک ڈاؤن کے نفاذ (شاپنگ مالز، غیر ضروری خردہ دکانیں، ریستوران اور دیگر کمرشل مراکز کی بندش) کے بعد تھوک اور خردہ تجارت کی معاشی سرگرمیاں تیزی سے گر گئیں (**شکل 2.16**)۔ تاہم مئی 2020ء میں زندگیوں اور ذریعہ معاش کے درمیان توازن قائم رکھنے کی غرض سے حکومت نے اسمارٹ لاک ڈاؤن کی حکمت عملی کا نفاذ کیا جس سے کاروباری اداروں کو ایس او پیز پر عملدرآمد یقینی بناتے ہوئے اپنے آپریشنز شروع کرنے کی اجازت مل گئی۔ تب سے اس جز کی سرگرمی میں بتدریج اضافہ ہونے لگا (**شکل 2.16**)۔

شکل 2.16: حرکت پذیری میں تبدیلیاں (15 روزہ ماہانہ اوسط)



* The baseline is the median value, for the corresponding day of the week, during the 5- week period Jan 3–Feb 6, 2020.

Source: Covid-19 Community Mobility Report (Google)

ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری اور مواصلات کے جز میں ٹرانسپورٹ کے شعبے کو مالی سال20ء میں اہم مسائل کا سامنا کرنا پڑا (**جدول 2.17**)۔ سال کے دوران حکومت اور ٹرانسپورٹروں کے درمیان ایکسل لوڈ کنٹرول کے معاملے پر عدم اتفاق کئی بار سامنے آیا، جس نے ٹرانسپورٹ جز کی سرگرمیوں کو متاثر کیا۔ ایکسل لوڈ کے نظام کی تبدیلی کا مقصد گاڑیوں میں زیادہ لوڈنگ کو روکنا تھا تاکہ سڑکوں کے انفراسٹرکچر کو قابو میں رکھنے کے ساتھ ساتھ زیادہ لوڈنگ کی وجہ

سے حادثات کی روک تھام کی جاسکے۔ تاہم اس اقدام پر کاروباری برادری کے بعض حلقوں کی جانب سے مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا، جن کا کہنا تھا کہ اس اقدام سے کاروبار کرنے کی لاگت میں غیر ضروری اضافہ ہو جائے گا۔ علاوہ ازیں، مالی سال 20ء میں سخت زری پالیسی، مالیاتی یکجائی اور شرح مبادلہ میں ردوبدل جیسے معاشی استحکام کے اقدامات کے تسلسل کے نتیجے میں ٹرکوں اور بسوں کی فروخت 46.1 فیصد کمی کے ساتھ 3,647 اکائیوں تک محدود رہ گئی جو گذشتہ برس 6,763 اکائیاں تھی۔[40]

مارچ 2020ء سے حکومت نے کورونا وائرس کا پھیلاؤ روکنے کے لیے ٹرانسپورٹ خدمات (پروازوں، ریلوے اور پبلک ٹرانسپورٹ) کو تقریباً چھ ہفتوں تک بند رکھا، جس کے نتیجے میں ٹرانسپورٹ کا شعبہ تیزی سے سکڑ گیا (**جدول 2.17**)۔[41] نتیجتاً، آپریشنز بتدریج بحال ہو گئے لیکن کم طلب اور سماجی فاصلے کے ایس او پیز نے اس شعبے کی نمو کو قابو میں رکھا۔

آخر جون 2020ء تک مواصلات کے جز ٹیلی گنجانیت اور براڈبینڈ کی سرایت بڑھ کر بالترتیب 80.0 فیصد اور 39.2 فیصد تک پہنچ گئی جو گذشتہ برس 76.8 فیصد اور 33.8 فیصد تھی۔ خصوصاً وبا کی مدت میں پی ٹی سی ایل کے انٹرنیٹ ٹریفک میں خاصی نمو درج کی گئی کیونکہ ای لرننگ، ورچوئل میٹنگ پلیٹ فارموں، ای کامرس اور دیگر ڈجیٹل لین دین کی رفتار میں اضافہ ہو گیا تھا (**خصوصی سیکشن 1**)۔[42]

جدول 2.17: ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری اور مواصلات کے شعبے میں خام قدر اضافی (ساکن قیمتوں پر)

فیصد میں	م س20ء میں حصہ	نمو	
		م س19ء ن	م س20ء ع
روڈ ٹرانسپورٹ	71.1	5.5	-9.6
فضائی ٹرانسپورٹ	6.6	31.6	-6.5
ریلویز	0.4	68.6	-45.7
آبی ٹرانسپورٹ	3.7	75.7	16.0
مواصلات	15.3	7.6	4.1
ذخیرہ کاری	2.7	0.7	-4.5
پائپ لائن	0.1	8.0	-12.2
کل	**100**	**4.63**	**-7.08**

ن: نظر ثانی شدہ۔ ع: عبوری۔

ڈیٹا کا ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

مالیات اور بیمہ کے معاملے میں اس جز میں سب سے بڑا حصہ رکھنے والے جدولی بینکوں کی شرح نمو میں تیزی سے کمی دیکھی گئی، جس سے مالی سال 20ء میں اس پورے شعبے کی نمو سست ہو کر 0.8 فیصد رہ گئی جبکہ گذشتہ برس

جدول 2.18: ای بینکاری لین دین

حجم ملین میں اور مالیت ارب روپے میں

	حجم			مالیت		
	م س19ء	م س20ء ع	نمو	م س19ء	م س20ء ع	نمو
ای بینکاری	869.8	905.9	4.2	58,820.7	65,987.3	12.2
ریئل ٹائم آن لائن بینکاری	187.4	173.7	-7.3	49,430.7	54,433.2	10.1
اے ٹی ایم	523.3	512.1	-2.1	6,399.6	6,429.4	0.5
پی او ایس	72.4	70.3	-2.9	366.2	364.2	-0.5
انٹرنیٹ بینکاری	39.7	56.6	42.6	1,722.2	2,952.7	71.4
موبائل فون بینکاری	41.1	82.8	101.5	866.8	1,763.6	103.5
کال سینٹ / آئی وی آر بینکاری	0.3	0.2	-33.3	9.2	9.3	1.1
ای کامرس	5.7	10.2	78.9	26.1	34.9	33.7

ع۔ عبوری

ماخذ: بینک دولت پاکستان

[40] ماخذ: پی اے ایم اے: پاکستان آٹو موٹو مینوفیکچررز ایسوسی ایشن۔

[41] نجی سواری کی خدمات (کریم، اوبر، Swvl اور ایئر لفٹ) کے آپریشنز بھی لاک ڈاؤن میں معطل ہو گئے تھے۔

[42] ماخذ: پی ٹی سی ایل پریس ریلیز، بتاریخ 15 جولائی 2020ء۔

یہ 5.0 فیصد تھی۔ مالی سال 20ء کی دوسری ششماہی میں کورونا وائرس کی شروعات نے نجی شعبے کی جانب سے قرضے کی کمزور طلب کے نتیجے میں اس کی نمو کے امکانات کو مزید کمزور کر دیا (**باب 3**)۔ شعبہ بینکاری کے اثاثہ جاتی معیار میں بھی بگاڑ دیکھا گیا اور مالی سال 20ء میں انفیکشن کا تناسب گذشتہ برس کے 8.8 فیصد سے بڑھ کر 9.7 فیصد تک پہنچ گیا۔

مالی سال 20ء میں ای بینکاری ذرائع کے مجموعی استعمال کی بروقت آن لائن بینکاری (آر ٹی او بی)، اے ٹی ایمز، پوائنٹ آف سیل (پی او ایس)، انٹرنیٹ اور موبائل فون بینکاری، کال سینٹر بینکاری اور ای کامرس کے حجم میں 4.2 فیصد اور مالیت میں 12.2 فیصد اضافہ ہوا (**جدول 2.18**)۔[43] تفصیلی اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ ای بینکاری ذرائع میں انٹرنیٹ اور موبائل فون بینکاری کے ذریعے گذشتہ برس کے مقابلے میں حجم اور مالیت دونوں لحاظ سے لین دین خاصا بڑھا ہے۔ ان ذرائع سے ادائیگیوں کا بڑھنا خوش آئند ہے جو عوام کو نقد کے بجائے ڈجیٹل لین دین پر منتقل کرنے کی اسٹیٹ بینک کی نظام ادائیگی کی قومی حکمت عملی کے مقاصد سے واضح طور پر ہم آہنگ ہے۔ مزید برآں، اسٹیٹ بینک کی جانب سے کمرشل بینکوں کو ہدایت کی گئی تھی کہ وہ آن لائن بینکاری ذرائع سے رقوم کی منتقلی پر سروس چارجز ختم کر دیں تاکہ وبا کے دوران صارفین اور ملازمین کا تحفظ یقینی بنانے کے لیے ان دو ذرائع سے ڈجیٹل ادائیگیاں بڑھائی جاسکیں (**خصوصی سیکشن 1**)۔

حکومت کی جانب سے خدمات کی فراہمی میں اضافے سے بھی معیشت کو تقویت ملی۔ مثلاً، روزگار پر لاک ڈاؤن کے یومیہ اجرت کمانے والوں کی گذربسر پر معاشی اثرات کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت نے "احساس ایمرجنسی کیش پروگرام" کے تحت مجموعی طور پر 203 ارب روپے مختص کیے اور 27 جولائی تک 13.3 ملین استفادہ کنندگان میں 160.5 ارب روپے پہلے ہی تقسیم کیے جا چکے تھے۔ مالی سال 20ء میں حکومت کے جاری اخراجات 20.1 فیصد اضافے کے ساتھ 8.5 ٹریلین روپے تک پہنچ گئے، جبکہ گذشتہ برس یہ 7.1 ٹریلین روپے تھے (**باب 4**)۔

دیگر نجی خدمات کے جز میں آئی سی ٹی کی خالص برآمدات 36.0 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 784 ملین ڈالر تک پہنچ گئیں (**جدول 2.19**)۔ اس میں سافٹ ویئر مشاورتی خدمات اور کمپیوٹر سافٹ ویئر میں بالترتیب 23.0 فیصد اور 48.3 فیصد نمو دیکھی گئی۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ برآمدات میں اضافہ مالی سال 20ء کی دوسری ششماہی میں زیادہ نمایاں تھا۔[44] "عظیم لاک ڈاؤن" کے دوران آئی سی ٹی سے متعلق خدمات کی برآمدات میں اضافے سے نشاندہی ہوتی ہے کہ پاکستانی فرموں نے عالمی سطح پر ان خدمات کی طلب سے فائدہ اٹھایا۔ ممکن ہے کہ حکومت کی جانب سے گھر سے آن لائن کام کرنے کے انتظامات جیسے سماجی فاصلے کے اقدامات پر عملدرآمد کی وجہ سے طلب مزید بڑھ گئی ہو۔[45]

جدول 2.19: کمپیوٹر خدمات میں پاکستان کی تجارت (خالص)

(ہزار ڈالر)	م س19ء	م س20ء ع
کمپیوٹر خدمات	**576,110**	**783,807**
سافٹ ویئر مشاورتی خدمات	245,690	302,194
کمپیوٹر سافٹ ویئر	104,362	154,722
ہارڈ ویئر مشاورتی خدمات	2,145	1,942
کمپیوٹر کی مرمت اور دیکھ بھال	4,640	805
کمپیوٹر کی دیگر خدمات	219,273	324,144

ماخذ: بینک دولت پاکستان

[43] بروقت آن لائن برانچیں (آر ٹی او بی) جو بنیادی بینکاری ایپلی کیشن سے منسلک ہیں اور پاکستان بھر میں بروقت آن لائن بینکاری فراہم کرتی ہیں۔

[44] پہلی ششماہی مالی سال 20ء اور دوسری ششماہی مالی سال 20ء کے دوران خالص آئی سی ٹی برآمدات میں گذشتہ برس کی نسبت بالترتیب 25.4 فیصد اور 46.8 فیصد اضافہ ہوا

[45] ڈبلیو ٹی او (2020ء) کورونا وائرس کے تناظر میں تجارتی خدمات۔ معلوماتی نوٹ 26 مئی، 2020ء جنیوا۔ عالمی تجارتی تنظیم۔